عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۱۳

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

برمنگھم برطانیہ میں

آٹھویں سالانہ عظیم الشان

عالمی ختم نبوت کانفرنس

خطابات، پیغامات

قراردادیں، مطالبات

تحفہ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر اول

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانتہ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی مذہب سے لے کر سیاست تک، مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں، علماء، مناظرین، وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۲۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

جلد ۱۲ | ۱۵ تا ۲۱/ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ بمطابق ۳/ تا ۹/ ستمبر ۱۹۹۳ء | شمارہ ۱۳

اس شمارے میں

۱- اداریہ ۴
۲- آفتاب درخشاں ۶
۳- رہبر اعظم اخلاقی کتابوں کی روشنی میں ۸
۴- قادیانیوں کے عقائد ۱۰
۵- حضرت امیر شریعت ۱۱
۶- فکر آخرت ۱۲
۷- ختم نبوت کانفرنس لندن میں علماء کرام کی تقریریں ۱۳
۸- کانفرنس کی قراردادیں اور مطالبات ۱۸
۹- روزنامہ جنگ لندن میں شائع ہونے والی رپورٹ ۱۹
۱۰- قادیانی ملت اسلامیہ کے اجتماعی فیصلہ کو قبول کریں ۲۰
۱۱- مجلس ختم نبوت کی اپیل پر یوم ختم نبوت منایا گیا ۲۱
۱۲- دین اسلام کا مزاج (پانچویں قسط) ۲۲

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگران اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان

فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ویکلی ختم نبوت

الائیڈ بینک گرو مندر برانچ

اکاؤنٹ نمبر ۲۴۳۰ کراچی پاکستان روانہ کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: ۱۴ بی ریلوے لائن کراچی

مولانا خواجہ خان محمد امیر مرکزیہ کا پیغام

عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے اور تمام اسلام اور دین کا مدار اس عقیدہ پر ہے۔ اگر اس عقیدہ کو دین سے علیحدہ کردیا جائے یا اس کا تصور دین سے نکال دیا جائے تو دین کی عمارت منہدم ہو جائے گی اور تکمیل اسلام کا دعویٰ خداوندی باطل ہو جائے گا۔ قرآن مجید میں واضح طور پر ارشاد فرمادیا گیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کا دین اور شریعت قیامت تک کے لئے رہنمائی ہے۔ اب نہ کسی نبی کی گنجائش ہے اور نہ ہی کسی نئی شریعت کی ضرورت۔ اب مسلمانوں نے اپنی ہدایت اور رہنمائی کا مرکز صرف اور صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو بنایا ہے۔ آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا واجب القتل ہے۔ اس کی تقلید یا اتباع تو دور کی بات ہے۔ فقہاء کرام نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ ایسے شخص سے یہ کہنا کہ تم اپنی نبوت کی تصدیق کے لئے کوئی دلیل پیش کرو' یہ بھی کفر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے کچھ قبل جب مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خط تحریر فرمایا کہ تم اپنے دعویٰ سے باز آکر تائب ہو جاؤ بصورت دیگر تمہارے خلاف جہاد ہوگا اور جب آپ کی دعوت کے بعد بھی مسیلمہ کذاب نے توبہ نہیں کی بلکہ اپنے جھوٹے دعوے پر قائم رہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق) خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف لشکر تیار کیا اور اس وقت تک جہاد فرمایا جب تک جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے حواریوں کو جہنم واصل نہیں کیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ سنت آج تک جاری ہے۔ ختم نبوت نے دنیائے عالم کے مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچانے کے لئے اپنا دائرہ کار وسیع کیا اور مجلس تحفظ ختم نبوت کو عالمی مجلس میں تبدیل کر کے لندن میں ایک لاکھ تیس ہزار پاؤنڈ کی کثیر لاگت سے ایک گرجا گھر خرید کر ختم نبوت سینٹر قائم کیا اور اسی مرکز کے تحت ۱۹۸۵ء میں پہلی عالمی ختم نبوت کانفرنس لندن کے ویمبلے ہال میں منعقد کی جس میں یورپ' امریکہ اور مختلف ممالک کے افراد نے شرکت کی اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کے مکر و فریب سے آگاہ کیا۔ اس کانفرنس میں قادیانیوں کو دعوت اسلام دی گئی۔ الحمدللہ اس مرکز کے قیام اور عالمی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے دوررس نتائج ظاہر ہو گئے اور افریقہ میں ہزاروں افراد قادیانیت سے تائب ہوئے۔ سادہ لوح مسلمانوں کے' قادیانیوں کے فریب میں آنے کے سلسلے میں کمی آئی۔ مسلمانوں میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا شعور پیدا ہوا۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کانفرنسوں کے اس سلسلے کو جاری رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج یکم اگست ۱۹۹۳ء کو آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد برمنگھم کی جامع مسجد میں ہو رہا ہے۔ اس کانفرنس کی وساطت سے آج عالم دنیا کے مسلمانوں کے لئے سب سے اہم خوشخبری یہ ہے کہ پاکستان کی عدالت عالیہ نے عدلیہ کی تاریخ میں ایک سنہری باب کا اس وقت اضافہ کیا جب اس نے یہ تاریخی فیصلہ صادر کیا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء بنیادی حقوق کے منافی نہیں اور قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے' مساجد قائم کرنے' کلمہ طیبہ استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

آٹھویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

الحمدللہ یکم اگست کو عالمی ختم نبوت کانفرنس برطانیہ کے شہر برمنگھم میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ یہ آٹھویں کانفرنس تھی درمیان میں مشرق وسطیٰ کی جنگ کی وجہ سے ایک کانفرنس نہ ہو سکی ورنہ یہ نویں کانفرنس ہوتی۔ یکم اگست سے پہلے برطانیہ کے متعدد شہروں میں کانفرنسیں ہوئیں' جن میں مبلغین ختم نبوت اور علماء برطانیہ نے شرکت کی۔ لندن کانفرنس کے چیف آرگنائزر جناب الحاج عبدالرحمان یعقوب باوا پہلے ہی لندن پہنچے ہوئے تھے' جنہوں نے نہ صرف کانفرنس کے انتظامات کئے بلکہ کانفرنس کو کامیاب بنانے اور برطانوی عوام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے مختلف شہروں میں جلسوں کا اہتمام کیا۔

امیر مرکزیہ مرشد العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ' شیخ طریقت محقق ملت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق

اسکندر' مناظر اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا منظور احمد الحسینی اور مقامی علماء کرام نے برطانیہ کے مختلف شہروں کا دورہ کیا اور وہاں کے عوام کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ گویا کانفرنس تو صرف ایک دن کی تھی لیکن علماء کرام کے تبلیغی دوروں اور تقریروں سے پورے برطانیہ میں بیسیوں کانفرنسیں ہوگئیں۔ ان دوروں میں علماء کرام اور مبلغین ختم نبوت نے صرف کانفرنس میں شرکت کی دعوت ہی نہیں دی بلکہ ہر ہر مقام پر اثبات عقیدہ ختم نبوت کے ساتھ فتنہ مرزائیت کا خوب تعاقب کیا۔

انہی ایام میں قادیانی بھی اپنا سالانہ میلہ منعقد کرتے ہیں' جس کا مقصد سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنا اور دامن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا تعلق ختم کر کے مرزا قادیانی دجال و ملعون سے جوڑنا ہوتا ہے۔ ویسے بھی مرزائیوں کی تبلیغ اور سرگرمیوں کا نشانہ دوسرے مذاہب نہیں ہوتے بلکہ مسلمان ہی ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ قادیانی دوسرے مذاہب کے تو آلہ کار اور ایجنٹ ہیں' اسی لئے انہیں قادیانی بنانے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ان کی تمام تر توجہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر مرکوز ہوتی ہے لیکن الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تقریباً" ہر زبان میں قادیانیت کے بارے میں لٹریچر شائع کیا ہے' جو پوری دنیا میں پہنچا دیا گیا ہے اور پہنچایا جارہا ہے۔ اس لٹریچر میں قادیانیت کے ارتدادی' گمراہ کن اور زندیقانہ عقائد کو مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کی کتابوں سے پیش کیا گیا ہے۔ اس کے اثرات اچھے ظاہر ہو رہے ہیں۔ علماء کرام نے اپنے دوروں میں لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما اور مبلغین بھی جہاں ضرورت پڑتی ہے یا جہاں قادیانی سرگرمیوں کی اطلاع ملتی ہے' وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ عالمی مجلس کے مبلغ جہاں بھی گئے' قادیانی مربی دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام برطانیہ میں جو سالانہ کانفرنس منعقد ہوتی ہے' اس کا مقصد تبلیغ' قادیانیت کی تردید' مختلف علاقوں اور شہروں سے کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے جو سامعین آتے ہیں' ان سے قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا اور پھر ان کا سدباب کرنا ہوتا ہے۔ جب سے یہ کانفرنس منعقد ہونا شروع ہوئی ہے' اس وقت سے لے کر اب تک ہر طرح سے کامیاب رہی ہے بلکہ پہلے سالوں کی نسبت ہر نئی کانفرنس مندوبین اور سامعین کے لحاظ سے زیادہ ہی کامیاب رہتی ہے۔ چنانچہ امسال بھی یہ کانفرنس توقع سے بہت زیادہ کامیاب رہی اور اس میں بیس ہزار سے زیادہ سامعین شریک ہوئے۔ امسال کانفرنس کے لئے' کانفرنس کے سامعین کے لئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور کارکنوں کے لئے یہ بات باعث فخر اور باعث سعادت تھی کہ مسجد نبویؐ کے امام جناب شیخ علی عبدالرحمان حذیفی' خادم الحرمین الشریفین جناب شاہ فہد صاحب کی خصوصی ہدایت پر شریک ہوئے۔ یہ وہ مسجد نبویؐ ہے' جس کے بارے میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان یہاں ایک نماز باجماعت ادا کرے' اسے پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ آپؐ نے مزید فرمایا کہ میرے روضے اور میرے منبر کے درمیان جو قطعہ زمین ہے' وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور پھر آپؐ نے اسی اپنی مسجد مبارک سے مسئلہ ختم نبوت کو یوں واضح فرمایا انا اخر الانبیاء و مسجدی اخر مساجد الانبیاء یعنی میں انبیاء کا آخری ہوں اور میری مسجد انبیاء کی آخری مسجد ہے۔ اس انبیاء کی آخری مسجد کے امام کی تشریف آوری نے کانفرنس کی رونق کو دوچند کردیا اور انشاء اللہ اس کے اثرات انتہائی دوررس ہوں گے۔

ہم اہل پاکستان علماء برطانیہ' وہاں کی دینی اصلاحی تنظیموں' مساجد کمیٹیوں' دینی مدارس کے علماء و طلباء' کانفرنس میں دامے درمے قدمے سخنے تعاون کرنے والے احباب اور سامعین کانفرنس کو اس کامیاب اور تاریخی کانفرنس منعقد کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ تعاون کا یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رہے گا۔ ہماری دعا ہے کہ جن دوستوں نے جس انداز میں کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون کیا انہیں دین و دنیا میں فلاح و کامرانی نصیب فرمائے۔ آمین بحرمتہ النبی الکریم وعلیہ التحیتہ والتسلیم۔

آٹھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر اظہار تشکر

لندن۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ' نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی' ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر' مولانا اللہ وسایا' ختم نبوت کانفرنس کے چیف آرگنائزر مولانا عبدالرحمان باوا' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد انور فاروقی' مولانا زاہد الراشدی و دیگر علمائے کرام نے آٹھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر اللہ رب العزت کے دربار میں شکر ادا کرتے ہوئے تمام مسلمانان برطانیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ نماز شکرانہ ادا کریں۔ ان علمائے کرام نے تمام مذہبی جماعتوں' مساجد کمیٹیوں' ائمہ کرام' خطبائے عظام' دینی مدارس کے علمائے کرام و طلباء اور برطانیہ کے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ کانفرنس کی کامیابی دراصل آپ حضرات کی مرہون منت ہے۔ علمائے کرام نے مزید کہا کہ اس کانفرنس کے دوررس اثرات نتائج برآمد ہوں گے اور یورپ' افریقہ' امریکہ اور دیگر ملکوں میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت و عظمت کا مسلمانوں کے دلوں میں احساس پیدا ہوگا اور قادیانیت کی گمراہی سے بچنے کا اہتمام ہوگا۔ علمائے کرام نے مسلمانوں سے کہا ہے کہ قادیانیت کو فروعی اختلاف نہ سمجھیں بلکہ ہمارا ان کے ساتھ بنیادی اختلاف ہے۔ علمائے کرام نے ان تمام نوجوانوں سے جو روزگار کے لئے یہاں آئے ہیں ان سے کہا ہے کہ وہ سب سے پہلے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کریں اور قادیانیت کے پھندے میں آکر قادیانی بن کر سیاسی پناہ حاصل نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا فارم پر کرکے سیاسی پناہ حاصل کرنا اسلامی تعلیمات کے منافی ہے اور اپنے ایمان کو ضائع کردینے کے مترادف ہے۔ تمام علمائے کرام جو کانفرنسوں میں شرکت کے لئے لندن آئے اب وہ اپنے اپنے ملکوں کو روانہ ہوگئے۔

رشد و ہدایت کے آفتاب درخشاں صلی اللہ علیہ وسلم

از۔ محمد اقبال' حیدر آباد

حضرت ابو طالب بھی شرفائے مکہ کی طرح تجارت پیشہ تھے اور سوداگری کے لئے بیرون ملک جایا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ ایک کارواں کے ساتھ شام کی طرف جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معصوم دل میں جو فراق کے کئی جانکاہ صدمات برداشت کرچکا تھا' اپنے اس معروض محبت کی جدائی کے خیال سے قوت برداشت نہ رہی' جو چھوڑ گیا وہ پھر کبھی واپس نہ آیا' چچا جان بھی ایسا ہی کریں گے! اس تصور سے دل میں غم انگیز جذبات کا ایک طوفان اٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاہ و حسین آنکھیں اشک بار ہوگئیں۔ یہ دیکھ کر حضرت ابو طالب کا دل پسیج گیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گلے لگایا اور اپنا ہم سفر بنا لیا۔

اس سفر کا ایک واقعہ ہے کہ اہل مکہ کا کاروان شام جاتے ہوئے بصریٰ کے مقام پر اترا۔ وہاں کی خانقاہ کا راہب جس کا نام بحیرا تھا' صاحب نظر بزرگ تھا۔ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپؐ کی پیغمبرانہ شخصیت سے بے حد متاثر ہوا۔ حسن نظر پر نبوت کا نور آشکارا ہوا تو راہب کا دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا معترف ہوگیا اور اس کا اظہار اس نے یقیناً" آپؐ کے چچا اور اہل کارواں سے کیا ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرنے کا اسے تجسس و اشتیاق بھی ہوا ہوگا اور اس نے اس کا اہتمام بھی کیا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا کے ہمراہ واپس مکہ معظمہ آئے۔

راست بازی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کاروباری حکمت عملی کی اساس تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گاہک کو اپنے مال کے اوصاف کے ساتھ اگر کوئی عیب ہوتا تو وہ بھی بیان کرنے کے عادی تھے۔ کاروبار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی ظرفی اور بلند حوصلگی کے بھی کئی واقعات مذکور ہیں۔ مثلاً؟ سنن ابو داؤد میں ہے کہ حضرت قیس بن سائبؓ مسلمان ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے ان کی تعریف کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں انہیں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت سائبؓ نے کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپؐ تو میرے شریک تجارت تھے۔ کتنے اچھے شریک تھے۔ نہ حیل و حجت کرتے تھے نہ تکرار ہی۔ حضرت قیس بن سائبؓ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک کاروبار تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر مجھے شریک نہیں ملا۔ اگر ہم آپؐ کا سامان تجارت لے کر جاتے تو واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا استقبال کرتے اور خیریت پوچھ کر لوٹ جاتے (لیکن مال کے متعلق کوئی گفتگو نہ کرتے) اور بعد میں حساب و کتاب کے وقت حجت و تکرار نہ کرتے حالانکہ دوسرے لوگ سب سے پہلی بات اپنے مال کی کیا کرتے تھے۔ اس کے علی الرغم اگر آپؐ ہمارا سامان تجارت لے کر جاتے تو واپسی پر جب تک کوڑی کوڑی کا حساب چکا نہ دیتے' گھر نہ جاتے تھے۔ اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں "الامین" کے لقب سے معروف تھے۔ تجارت بلکہ ہر شعبہ زندگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصولوں یا حکمت عملی کو تین الفاظ میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ صداقت' امانت اور محنت۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "صادق" اور "امین" سمجھتے اور کہتے تھے۔

جنگ فجار ۲۰ھ قبل ہجرت ۵۸۶ء

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تقریباً" سولہ برس کی ہوگی کہ چوتھی جنگ فجار چھڑ گئی۔ اس جنگ میں ایک طرف قریش اور بنو کنانہ اور دوسری طرف بنو قیس۔ عیلان اور بنو ہوازن تھے۔ آزادی و ناموس اور جان و مال کے تحفظ اور قبائلی روایات اور خاندانی ذمہ داریوں کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنگ میں شرکت کی۔

جنگ فجار کا پس منظر یہ ہے کہ قریش تجارت پیشہ تھے اور بیت اللہ کی بدولت حجاج و زائرین کی آمد بھی ان کے لئے منفعت بخش تھی چنانچہ انہوں نے اپنے وسائل آمدن میں اضافہ کرنے کی خاطر مختلف مقامات پر تجارتی میلے منعقد کرنے کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ ان میلوں میں جو لوگ سامان تجارت لاتے۔ ان سے عشر یعنی دسواں حصہ بطور محصول درآمد وصول کیا جاتا۔ جو مقامی سردار کو ملتا تھا۔ ان تجارتی میلوں کے فروغ کی خاطر انہوں نے حرام مہینوں کا نظام رائج کیا تھا۔ ان میں انتقام جوئی' قتل و غارت' رہزنی' ڈکیتی اور لوٹ کھسوٹ وغیرہ کو ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ ان حرام مہینوں کے نام یہ تھے۔ محرم' ذیقعدہ اور ذوالحجہ۔ ان میں سے کسی مہینے کی بھی حرمت شکنی ہوجاتی تو اسے فجار یعنی ناجائز فعل سمجھا جاتا تھا اور جنگ چھڑ جاتی تھی۔ جسے حرب فجار کہتے تھے۔ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ بعثت سے پہلے چار بار فجار کے واقعات رونما ہوئے۔ ان میں سے دو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کا پتہ چلتا ہے۔

حلف الفضول ۲۷ قبل ہجری ۵۸۶ء

اس معاہدے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت اس دور کی زندگی کا ایک اہم ترین واقعہ ہے۔ ابن قتیبہ کی رو سے قصی کے مکے پر قبضہ کرنے سے پہلے جرہمی دور میں اس شہر کے صاحب دل و دردمند لوگوں نے مظلومین کی امداد کے لئے ایک انجمن بنائی۔ اس میں شریک لوگ متحدہ اور رضاکارانہ طور سے اپنے شہر میں مظلوموں کی مدد

کرتے‘ ظالموں سے ان کا حق دلواتے اور ان کو ظلم سے باز رکھتے تھے۔ جنگ فجار میں خون ریزی زیادہ ہوئی اور معاہدہ غیر موثر ہو کر رہ گیا۔ جنگ فجار کے چند ہفتے بعد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زبیر بن عبدالمطلب جو بنی ہاشم کے سردار اور دردمند انسان تھے نے قائدین شہر کو حلف الفضول کی ضرورت و اہمیت کا احساس دلایا اور اس کی تجدید کی دعوت دی۔ عبداللہ بن جدعان سن رسیدہ اور جہاں دیدہ شخص اور بنو تیم کا مالدار سردار تھا۔ اس نے اس مقصد کی خاطر قائدین مکہ کو اپنے گھر ضیافت پر مدعو کیا۔ جنھوں نے ضیافت کے بعد حلف الفضول میں شرکت کی اور مندرجہ ذیل حلف اٹھایا۔

"اللہ کی قسم! ہم سب مل کر ایک ہاتھ (یا مٹھی) بن جائیں گے اور یہ ہاتھ اس وقت تک ظالم کے خلاف اٹھا ہوا رہے گا‘ جب تک وہ مظلوم کو حق ادا نہ کرے۔ یہ عہد اس وقت تک رہے گا جب تک سمندر گھونگھوں کو بھگوتا رہے اور حرا وغیرہ کے پہاڑ اپنی جگہ پر قائم رہیں گے اور ہماری معیشت میں مساوات رہے گی۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں عبداللہ بن جدعان کے گھر میں حلف لینے میں شریک تھا اور سرخ اونٹوں کے گلے کے عوض بھی اس شرکت کے اعزاز سے دست بردار ہونا نہیں چاہتا اور اگر اب زمانہ اسلام میں بھی مجھے کوئی اس کی دہائی دے کر پکارے تو اس کی مدد کو دوڑ کر جاؤں۔

اس معاہدے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمولیت سے تین باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل عنفوان شباب میں غم انسانیت سے معمور تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مظلوم انسانوں کی مدد اور ان کے حقوق کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے اور ہر قسم کے امتحان سے گزرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ دوسرے یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ظلم کا استیصال کرنے اور مظلوم انسانیت کو ظالم لوگوں اور استحصالی قوتوں کے پنجہ استبداد سے رہائی دلانے کی تڑپ تھی۔ تیسرے یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاشی مساوات پر یقین رکھتے تھے۔

۲۷ قبل ہجرت‘ ستمبر ۵۹۵ء

حضرت سیدہ خدیجہؓ سے نکاح

حضرت سیدہ خدیجہ طاہرہ بنت خویلد اخلاق فاضلہ کے باعث ممتاز ترین شخصیت رکھتی تھیں۔ ان کی عادات پاکیزہ ذوق لطیف اور زندگی مطہر تھی۔ اسی لئے معاشرے میں "طاہرہ" کے لقب سے معروف تھیں۔ دولت کی فراوانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انھیں کاروباری حس بھی عطا کی تھی۔

حضرت خدیجہؓ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و صداقت اور محنت و فراست کا شہرہ سن چکی تھیں۔ شریک کاروبار کرلیا۔ شرائط کاروبار طے ہوگئیں۔ ایک تجارتی قافلہ بصریٰ جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کا سامان تجارت لے کر اس میں شریک ہو گئے۔ حضرت خدیجہؓ دور اندیش تھیں اور کاروباری مقتضیات کو اچھی طرح سمجھتی تھیں۔ انھوں نے اپنے معتمد اور زیرک غلام جس کا نام میسرہ تھا نیز اپنے ایک رشتہ دار خزیمہ کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کردیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجارتی حکمت عملی

نعت شریف

ڈاکٹر طفیل احمد مدنی
۱۰۰ منہاج پور، الہ آباد

خدا کا شکر ہے کتنا حسیں میرا مقدر ہے
مرے لب پر ثنائے رب ہے یا نعت پیمبرؐ ہے
مئے توحید سے لبریز دیکھو میرا ساغر ہے
اسی میں روح طیبہ روح کعبہ روح کوثر ہے
یقیں جانو محمدؐ عظمتوں کا ایسا پیکر ہے
زمیں تا عرش انوار الٰہی سے منور ہے
کبھی پڑھتا ہوں میں نعت پیمبرؐ کیف و مستی میں
کبھی میرے لبوں پر نعرۂ اللہ اکبر ہے
بصیرت کی نظر سے تو مدینے کی فضاؤں میں
جدھر دیکھو ادھر عکس جمال روئے انور ہے
ہزاروں نور کی ندیاں جہاں سے بہہ کے نکلی ہیں
مدینے کی زمیں تو عشق خدا کا وہ سمندر ہے
مسلسل دیکھتا رہتا ہوں پھر بھی جی نہیں بھرتا
عجب پُر کیف و دلکش گنبد خضریٰ کا منظر ہے
وہیں چلئے وہیں چلئے تقاضا ہے یہی دل کا
مدینے کی ہوا ہی اب علاج قلب مضطر ہے
دعا ہے رب کعبہ سے کہ جو وہ حکم پھر صادر
کرے جس کا منتظر اب بھی ابابیلوں کا لشکر ہے

طفیل اپنے لیے تو بس یہی ہے باعث تسکیں
امیر کارواں اپنا شفیع روز محشر ہے

صداقت‘ دیانت اور امانت و محنت رنگ لائی اور نفع معمول سے زیادہ ہوا۔ قافلہ وطن واپس پہنچا تو میسرہ نے حضرت خدیجہؓ کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حکمت عملی کی تصدیق کی۔ نیز دیگر اوصاف حمیدہ کی بہت تعریف کی۔ اس سے وہ بے حد متاثر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں انھیں ایک مطلوبہ و مثالی فعال شریک کاروبار کے اوصاف نظر آئے چنانچہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصی مراعات دیں اور کئی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سامان تجارت دے کر بیرون ملک بھیجا۔

سفر و شرکت میں انسان کے محاسن و معائب کا پتہ چلتا ہے چنانچہ ہر سفر و شرکت کے بعد حضرت خدیجہؓ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے جواہر اور مکارم اخلاق کھلتے چلے گئے اور ان کے اثرات بتدریج گہرے اور مستحکم ہوتے چلے گئے حتیٰ کہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کاروبار کے ساتھ شریک حیات بنانے کا بھی فیصلہ کرلیا۔

دولت و امارت کے فقدان کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کی ایک معزز شخصیت تھے۔ اپنے اور بیگانے سبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انسان دوستی‘ صدق و شرافت‘ ہمدردی و غمگساری اور حسن کردار کے معترف و مداح تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے نکاح کا پیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو آپؐ نے چچاؤں سے اس کا ذکر کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سرپرست چچا حضرت ابو طالب کے مشورے سے یہ رشتہ قبول کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیصلہ آپؐ کی دانائی و مستقبل بینی اور فراست و حکمت کا آئینہ دار ہے۔ نکاح کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پچیس برس کے عفت مآب صاحب جمال و جلال مرد تھے جبکہ حضرت خدیجہؓ چالیس برس کی بیوہ تھیں۔ نکاح کی تقریب سعید حضرت خدیجہؓ کے مکان پر ادا ہوئی۔ جس میں خاندان کے اکابر نے جن میں حضرت ابو طالب اور حضرت حمزہؓ بھی تھے شرکت کی۔ حضرت خدیجہؓ کے باپ خویلد حرب فجار سے پہلے انتقال کر چکے تھے چنانچہ ان کی جگہ ان کے بھائی عمرو بن اسد نے سرپرست کی حیثیت سے شرکت کی۔ چچا کے علاوہ حضرت خدیجہؓ کے چچیرے بھائی ورقہ بن نوفل بھی اس محفل میں شریک تھے۔ حضرت ابو طالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا اور پانچ صد درہم مہر مقرر ہوا۔ شب عروسی کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضیافت ولیمہ دی۔ حضرت خدیجہؓ کے اصرار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر چلے آئے‘ جہاں پر محبت و مسرت اور آرام و آسائش کی ہر چیز آپؐ کی منتظر تھی۔

حضرت ابو طالب کے خطبے کا متن مندرجہ ذیل ہے۔

"حمد و ثناء اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں (حضرت) ابراہیمؑ کے فرزند اور اسماعیلؑ کی اولاد سے بنایا

اور معد و مضری اصل سے پیدا کیا۔ اپنے گھر کا پاسبان اور اپنے حرم کا پیشوا بنایا اور ہمارے لئے ایسا گھر بنایا کہ ہر طرف سے لوگ اس کی زیارت کی نیت سے آتے ہیں۔ ایسا حرم عنایت فرمایا کہ جو شخص یہاں آجائے امان میں ہوجاتا ہے اور ہمیں لوگوں کا حاکم بنایا۔ اما بعد۔ یہ میرے بھائی کا لڑکا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ ہے۔ جس کی ہمسری قریش کا کوئی شخص نہیں کرسکتا۔ مگر یہ کہ وہ افضل رہے گا۔ البتہ مال و دولت اس کے پاس کم ہے۔ مگر مال و دولت ڈھلتی چھاؤں اور آنی جانی چیز ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ شخص ہے جس کی میرے ساتھ قرابت و یگانگت سے تم لوگ اچھی طرح واقف ہو۔ وہ خدیجہؓ بنت خویلد سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور میرے مال میں سے بیس اونٹ مہر مقرر کرنا چاہتا ہے اور اللہ کی قسم اس کی شان عظیم اور مرتبہ شاندار ہے۔"

اس خطبے کے جواب میں رواج کے مطابق حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی نے خطبہ پڑھا۔

"الحمدللہ! جس نے ہمیں ویسا ہی بنایا جیسا کہ آپ نے ذکر کیا اور ہمیں وہ تمام فضیلتیں عطا فرمائیں، جنہیں آپ نے بیان فرمایا۔ لہٰذا ہم سب لوگ عرب کے سردار اور پیشوا ہیں اور آپ تمام فضائل کے اہل ہیں۔ کوئی گروہ آپ کے فضائل کا انکار نہیں کرسکتا اور کوئی شخص آپ کے افتخار و شرف کا انکار نہیں کرسکتا۔ بے شک ہم نے نہایت رغبت سے آپ کے ساتھ شامل ہونے اور ملنے کو پسند کیا ہے۔ پس اے قریش! گواہ رہو کہ میں نے خدیجہ بنت خویلد کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ کی زوجیت میں دیا۔ چار سو مثقال (طلائی مہریا دینار) مہر کے عوض۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مثالی شوہر تھے و حضرت خدیجہؓ مثالی بیوی تھیں۔ جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت، دولت اور اولاد دی اور گھر کو طمانیت و مسرت کی جنت بنا دیا چنانچہ اپنے، بیگانے، ہمسائے سب آپؐ کی ازدواجی زندگی کو مثالی سمجھتے، اس پر رشک کرتے اور ان کی تعریف میں رطب اللسان رہتے۔ اس نکاح کا حاصل چھ اولادیں تھیں۔ دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں۔ ترتیب زمانی یہ تھی۔ قاسمؓ "زینبؓ" رقیہؓ "ام کلثومؓ" فاطمہؓ "عبداللہؓ" (ان کا لقب طیب اور طاہر تھا کیونکہ نبوت کے بعد پیدا ہوئے تھے) دونوں صاحبزادے صغر سنی میں انتقال کرگئے تھے۔ قاسم کے نام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو سب سے پہلے انہوں نے اسلام قبول کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملہ میں پورا پورا تعاون کیا۔

حسن یوسف، دم عیسیٰ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

رہبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی کتابوں کی روشنی میں

روز قیامت سب سے پہلے سجدہ کرنے کی اجازت پاؤں گا

لوح بھی تو قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب
عالم آب و خاک میں تیرے ظہور سے فروغ
ذرہ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب
"علامہ اقبال"

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور اس دنیا میں اس وقت ہوا جب چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی تھی، ہر طرف ظلم و بربریت کا دور دورہ تھا جہالت پورے شباب پر تھی، یہ وہ دور تھا، جب لڑکی کے پیدا ہونے پر اس کو زندہ درگور کردیا جاتا تھا، باپ کے مرنے کے بعد اس کی منکوحہ سے بیٹے کی شادی کردی جاتی تھی، غلاموں کا استحصال کیا جاتا تھا شراب کا پینا عام تھا، سود لینا جائز تھا اور اسی طرح کے نہ جانے کتنے رسم و رواج عربوں میں رائج تھے، عرب مذہبی عقیدہ میں بت پرستی اور شرک جائز سمجھتے تھے۔ مغرور بنی جرہم اور بنی خزاعہ نے کعبتہ اللہ میں جو بت رکھنے کی ابتداء کی تھی ان کی تعداد تین سو ساٹھ تک پہنچ چکی تھی۔ ہر دن کا ایک دیوتا پوجا کے لئے مقرر تھا، ان حالات کا مقابلہ کرنے کیلئے اور سماج میں ایک نیا انقلاب لانے کیلئے ایک رہبر عالم کی ضرورت تھی، اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق پر رحم کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمتہ اللعالمین بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا آپ کی سیرت پاک کے متعلق یہ کہنا صد فیصد صحیح ہے کہ آپ کو مشعل راہ رہبر اعظم اور رحمت عالم بنا کر اس دنیا میں مبعوث کیا گیا

پروفیسر رام کرشن راؤ کا کہنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کی صحیح تعریف کرنا سب سے زیادہ مشکل ہے میں صرف اس کی ایک جھلک ہی پاسکتا ہوں، یہ محمدؐ ہیں پیغمبر خدا ہیں، یہ محمدؐ ہیں بہترین تاجر و خوش الحان مبلغ وفلاسفر، یہ محمد ہیں بہترین مصلح، یتیموں کے مددگار، غلاموں کے محافظ، عورتوں کے بہی خواہ یہ محمد ہیں اعلیٰ درجہ کے منصف اور بہترین درجہ ایڈمنسٹریٹر اور ان سبھی اوصاف کے ساتھ ساتھ آپ ایک ہیرے کے مانند ہیں۔

آپؐ کی عظمت اور رسالت کا تذکرہ ہر آسمانی کتاب میں موجود ہے یہاں تک کہ ویدوں میں بھی آپ کا ذکر پاک موجود ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر برناباس کی انجیل میں اس طرح ہے۔

"جب آدم اٹھ کھڑا ہوا تو اس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا ایک ہی ہے اور محمد خدا کا رسولؐ ہے، اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا

اے خداوند میرے خدا، میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی، مگر میں منت کرتا ہوں، مجھے بتا، ان الفاظ کا کیا مطلب ہے! "محمدؐ خدا کا رسول ہے" کیا مجھ سے پہلے اور انسان ہوئے ہیں۔؟

تب خدا نے کہا، مرحبا اے میرے بندے آدم علیہ السلام میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جسے میں نے پیدا کیا اور وہ جسے تو نے، مندرج دیکھا ہے تیرا بیٹا ہے جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد آئے گا اور میرا رسول ہو گا جس کے لئے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں (حق! یوحنا باب ۱، ۳) جو آئے گا تو دنیا کو نور بخشے گا (حق یوحنا باب ۹) جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی۔

(اردو ترجمہ! برناباس کی انجیل ص ۴۳، ۴۷)

ایک مقام میں اور تحریر ہے "اب جبکہ تمام نبی آچکے ہیں سوائے خدا کے رسولؐ کے، جو میرے بعد آئے گا کہ یہی خدا کی مشیت ہے اور یہ کہ میں اس کی راہ تیار کروں"

اردو ترجمہ (برناباس کی انجیل ص ۲۹)

ایک اور جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پس

میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کا رسول ایک شان ہے تو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے 'مدت بخشے گا کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور صلاح کی روح سے 'عقل اور طاقت کی روح سے ' خوف اور محبت کی روح سے وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی روح سے انصاف اور تقویٰ کی روح سے ' شرافت اور صبر کی روح سے جو اسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنا زیادہ عطاء کی ہیں کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دنیا میں آئے گا یقین جانو میں نے اسے دیکھا ہے اور اس کی تعظیم کی ہے) جیسے ہر نبی نے اسے دیکھا ہے ! کیونکہ اس کی روح سے خدا نے انہیں نبوت دی اور جب میں نے انہیں دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی - یہ کہہ کر کہ اے محمدؐ! خدا تیرے ساتھ ہو اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھول سکوں ' کیونکہ یہ پا کر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا اردو ترجمہ (برناباس کی انجیل ص ۸۱) انجیل میں ایک جگہ اس طرح ارشاد ہے - "میں نے تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کیلئے لایا ہے - اور اسی لئے ان کا کلام نہ پھیلا سوائے ان لوگوں تک جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے ' پر خدا کا رسول جب وہ آئے گا تو خدا اسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کیلئے جو اسکا دین قبول کریں گی نجات اور رحمت لائیگا وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا اور بت دیگا یہاں تک کہ وہ شیطان کو مبہوت کر دے گا کیونکہ خدا نے ! ابراہام سے یہی وعدہ کیا تھا " دیکھ تیری نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا ' اور جس طرح اے ابراہام تو نے بت پاش پاش کئے اسی طرح تیری نسل بھی کریگی - "

(برناباس کی انجیل ۹۷)

ویدوں میں آپؐ کا ذکر پاک کئی جگہ موجود ہے ' یہاں ہم اختصار سے چند حوالے دے رہے ہیں -

(۱) اے محبوب محمدؐ میٹھی زبان والے قربانیاں دینے والے میں آپؐ کی قربانیوں کو وسیلہ بناتا ہوں - "(رگ وید ا - ۱۳ - ۳)

(۲) میں نے محمدؐ کو دیکھا ہے سب سے اولوالعزم اور سب سے زیادہ مشہور ' جیسا کہ وہ جنت میں ہر ایک پیغمبر تھے - '(رگ وید ا - ۱۸ - ۹)

(۳) رگ وید کے منترا - ۱۳ - ۱۴ میں رسول آخر کے لئے "سمرات بہرین " کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کا مطلب ہوتا ہے مہر کے ساتھ عرب والا یعنی خاتم النبیین

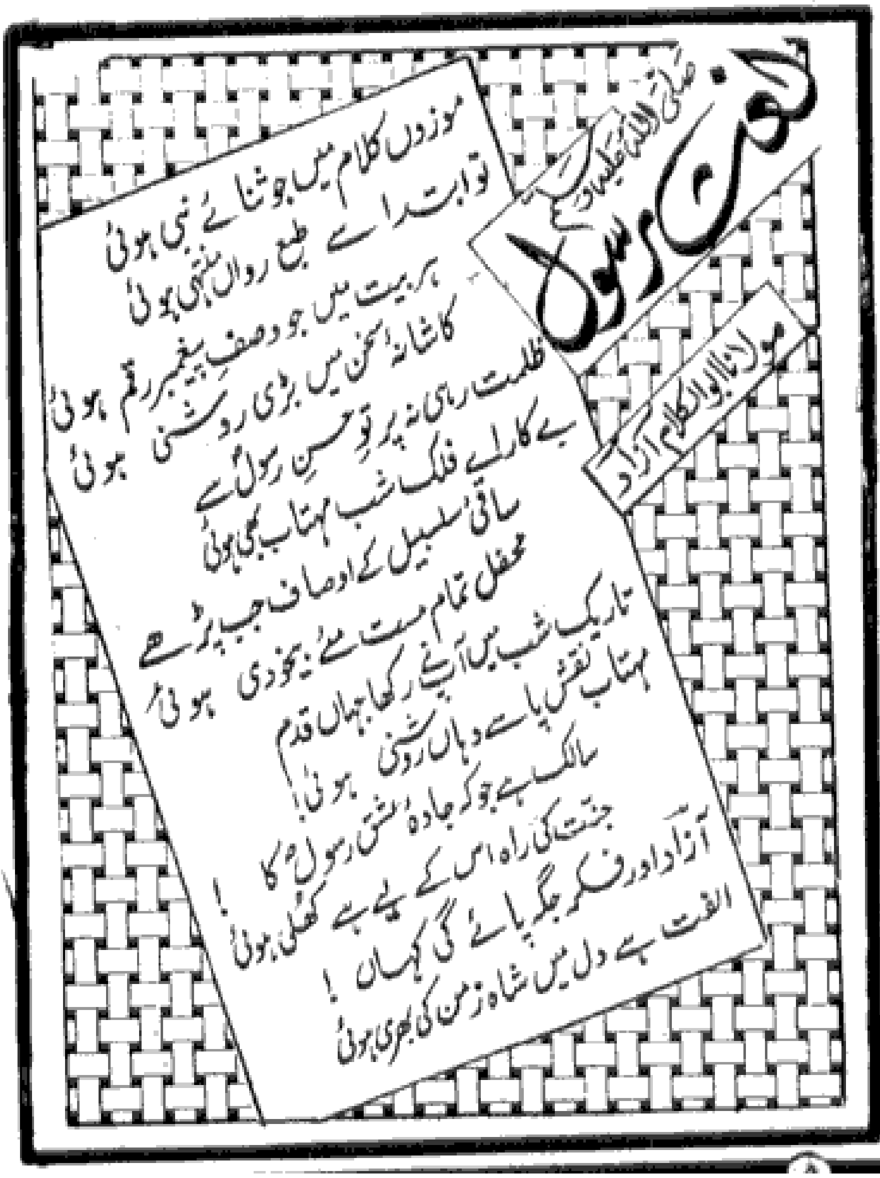

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اولیت

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

شان اولیت

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفت اول میری ہی ہے صفت اول ہونے کی بنا یہ ہے نمبرا یہ کہ آپؐ کی تخلیق موجودات میں سب سے اول ہے نمبر ۲ یہ کہ آپؐ مرتبہ نبوت میں بھی اول ہیں - چنانچہ حدیث پاک میں ہے - ترجمہ (میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم اپنے خمیر ہی میں تھے نمبر ۳ یہ کہ آپؐ روز میثاق سارے جہان سے پہلے جواب دینے والے تھے چنانچہ اللہ رب العزت نے فرمایا الست بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) قالو بلی (سب نے کہا ہاں) نمبر ۴ یہ کہ آپ ہی سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں ' چنانچہ فرمایا واول امن بالل ہ وبذالک امرت و انا اول المومنین - (اور اللہ پر جو سب سے پہلے ایمان لائے اور اسکے کلم کی تعمیل کی - ان میں سب سے پہلے مومن ہوں نمبر ۵ یہ کہ جب زمین شق ہوگی اور لوگ اس سے نکلیں گے تو میرے لئے سب سے پہلے زمین شق ہوگی -

روز قیامت سب سے پہلے ہی سجدہ کرنے کی اجازت پاؤں گا - نمبر ۷ یہ کہ باب شفاعت سب سے پہلے میرے ہی لئے کھلے گا نمبر ۸ یہ کہ سب سے پہلے میں ہی جنت میں داخل ہوگا

شان آخر اس سبقت واولیت کے باوجود بعثت اور رسالت میں آپؐ آخر ہیں - چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے ولکن رسول الل ہ و خاتم النبین (اور آپؐ اللہ کے رسولؐ اور آخری نبی ہیں) اور کتابوں میں آپؐ کی کتاب آخری اور دینوں میں آپؐ کا دین آخری ہے چنانچہ فرمایا تمام سبقتوں کے باوجود بعثت میں ہم آخری ہیں اس لئے آپؐ ہی گزشتہ تمام کتابوں اور دینوں کے ماحی اور ناسخ ہیں

شان ظاہر و باطن آپؐ کے انوار نے پورے آفاق کو گھیر رکھا ہے سارا جہاں روشن ہے کسی کا ظہور آپؐ کے ظہور کے مانند اور کسی کا نور آپ کے نور کا ہم پلہ نہیں اور باطن سے مراد آپ کے وہ اسرار ہیں جن کی حقیقت کا ادراک نا ممکن ہے اور قریب اور بعید کے لوگ آپؐ کے جمال اور کمال میں کھو کر رہ گئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ کے بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کان خلقہ القران - آپؐ کا اخلاق قرآن تھا ' اس کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ جو کچھ قرآن کریم میں مکارم اخلاق

اور صفات محمودہ مذکورہ ہیں آپ ان سے متصف تھے" شفا میں قاضی عیاض مزید ذکر فرماتے ہیں کہ **یرضی برضاہ ویسخط بسخطہ** یعنی آپ کی خوشنودی قرآن کی خوشنودی کے ساتھ اور آپ کی ناراضگی قرآن کی ناراضگی کے ساتھ تھی مطلب یہ کہ آپ کی رضاء امراقی کی بجا آوری میں اور آپ کی ناراضگی حکم الٰہی کی خلاف ورزی اور ارتکاب معاصی میں تھی اور "عوارف المعارف" میں مذکور ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ قرآن کریم حضورؐ کا مہذب اخلاق تھا' حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر غسل و تطہیر دے کر آپ کے نفس ذکیہ کو نفوس بشریہ کی حد پر برقرار رکھ کے اس میں بشری صفات واخلاق اس حد تک باقی رکھے کہ اس کا ظہور نزول قرآن کا موجب بنے اسلئے نبی ہوتا ہی وہ ہے جس میں صفات بشریہ علی وجہ الکمال ہوں اور جو منافی کمال بشریت صفات تھے ان کا اخراج کردیا گیا اور وہ صفات جو تادیب وتہذیب شان نبوی ہوں باقی رکھے گئے تاکہ موجب رحمت خلق اور تہذیب اخلاق امت ہوں (مطلب یہ ہے کہ آپ میں بعض صفات بشریہ اس لئے باقی رکھے گئے کہ لوگ آپ کو ہم شکل وصورت اور ہم جنس جان کر انس اور محبت رکھیں اگر خالص ملکی صفات ہی کے ماحول ہوتے تو لوگ وحشت زدہ ہوکر انس ومحبت سے دور ہوجاتے گویا آپ کی صفات بشریہ رحمت خلق کا موجب اور امت کی اخلاق تہذیب و آراستگی کا باعث ہے" (مدارج النبوۃ تصنیف۔ جناب عبدالحق محدث دہلوی)

نبی کریم اللہ علیہ وسلم ذات کریم اور حلم بردباری وعفوودرگذر۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی جان ومال کی ایذاؤں پر بھی صبر فرماتے اور ظلم وجفا سے درگذر کرتے تھے یہ سب اس وجہ سے تھا کہ لوگ ایمان لئے آئیں اور آپؐ کے اوصاف حمیدہ میں مذکور ہے کہ آپؐ نہ خود سخت کلامی فرماتے اور نہ کسی کی سخت کلامی کا بدلہ لیتے تھے بلکہ عفوودرگذر سے کام لیتے تھے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپؐ نہ گالی دینے والے تھے اور نہ فحش کلامی اور لعنت کرنے والے تھے فحش میں قول وفعل اور خصلت سب شامل ہیں آپ کے عفوودرگذر کی مثالوں میں یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے لبید بن الاعصم یہودی کو جس نے جادو کیا تھا اور خیبر کی اس یہودیہ کو جس نے زہر آلود بکری کی ران دی تھی معاف فرمایا۔ اسی طرح آپؐ قیلولہ فرمارہے تھے جب آپؐ نے چشم مبارک کھولی تو دیکھا۔ ایک اعرابی تلوار کھینچے آپ کے سرہانے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے۔ اب آپؐ کو کون بچائے گا؟ آپؐ نے فرمایا "اللہ" اسکے بعد اسکے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور حضورؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھالی۔ اور فرمایا اب بتا۔ تجھے اب کون بچائے گا؟ پھر وہ کانپنے اور لرزنے لگا' پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا اسکے بعد وہ اپنی قوم میں آیا اور کہنے لگا میں تمہارے پاس سب سے زیادہ بہتر شخص کے پاس سے آیا ہوں۔

اسی سلسلہ میں غزوہ احد کا قصہ مذکور ہے کہ جب آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپؐ کا سر مبارک مجروح ہوکر آپ کے چہرا انور پر خون جاری ہوا تو صحابہ کرام کو آپؐ کی یہ حالت سخت ناگوار معلوم ہوئی وہ عرض کرنے لگے کاش آپؐ ان پر بددعاء فرمادیتے تاکہ وہ اپنے کرتوت کی سزا کو پہنچتے اس پر آپؐ نے فرمایا مجھے لعنت اور بدعا کے لئے نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ مخلوق خدا کو خدا سے ملانے اور ان پر رحمت وشفقت کرنے کو بھیجا گیا ہے اور یہ دعا فرمائی۔ **اللھم اھدقومی فانھم لا یعلمون** اے اللہ میری قوم کو ہدایت فرما کیونکہ وہ جانتے نہیں یہ تمام مثالیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وسعت اخلاق اور آپ کے علم وبردباری کی گواہی دیتی ہیں کیا دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال ملتی ہے کہ کوئی فوجی جنرل یا کمانڈر فاتح کی شکل میں کسی شہر کے اندر داخل ہوا ہو اور ان سب لوگوں کو عام معافی دیدے جنہوں نے اسکو ایذا دینے اور پریشان کرنے میں کسر اٹھا نہ رکھی ہو یہ جناب نبی کریم صلے علیہ وسلم ہی تھے بلکہ وہ بحیثیت فاتح مکہ شریف میں داخل ہوئے تو اعلان فرمایا کہ جو گھر میں رہ کر دروازہ بند کرے اور جو ہتھیار پھینک دے اور جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لے اور جو مسجد حرام میں داخل ہوجائے وہ امان میں رہے گا۔

قادیانیوں کے عقائد

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآن کریم پر۔"

(مرزا غلام احمد' اربعین نمبر۴ ص۲۵)

"جس قدر خدا تعالٰی نے مجھ سے مکالمہ اور مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی...... اس امت میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں...... اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے عام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقتہ الوحی ص۳۹۱)

"میرا نام براہین احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے...... اسی وجہ سے لوگوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ...... اور یہ دعوٰی امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے نہیں کیا۔"

(تتمہ حقیقتہ الوحی ص۶۲)

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مجھے حسب ذیل الہامات ہوئے۔

الف۔ **قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (ای مرسل من اللہ)** (کہ اے غلام احمد) اے تمام لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالٰی کی طرف سے رسول ہوکر آیا ہوں۔ (البشرٰی جلد دوم ص۵۶)

ب۔ **اما ارسلنک الا رحمتہ للعالمین** اور ہم نے دنیا پر رحمت کے لئے تجھ کو بھیجا ہے۔ (اربعین نمبر۲ ص۳۲)

ج۔ **وما ینطق من الھوی ان ھو الا وحی یوحی** اور یہ (مرزا غلام احمد) اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔ (اربعین نمبر۳ ص۴۳)

مرزا غلام احمد کی موجودگی میں ان کی ایک نعت پڑھی گئی جسے انہوں نے بہت پسند کیا۔ اس کے دو شعر یہ ہیں۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

یہ ہیں وہ عقائد جن کی جانب قادیانی مرتد مسلمانوں کو دعوت ارتداد دیتے ہیں۔

تحریر: آغا شورش کاشمیری مرحوم

امام المجاہدین حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

آپ مستقبل کے بارے میں کچھ نہ سوچتے تھے بلکہ ہر چیز کو اللہ کی رضا کے تابع سمجھتے تھے

شاہ جی ایک عجیب و غریب تصویری مرقع تھے۔ ان کے چہرے مہرے پر فقرائے اسلام کا طنطنہ اور دانشوران یونان کا جمعہ بازار لگے ہوئے تھا۔ آدمی ان کے نزدیک آکر اور نزدیک ہو جاتا تھا۔ ان کے مخالف وہی لوگ تھے جو ان سے دور رہے تھے یا پھر انگریزوں کے پٹھو، مسلمانوں کے دشمن اور قادیانیت کے متبع، وہ نور کا تڑکا تھے کہ اندھیری رات اس کی گرفت میں آکر "فنرو" ہو جاتی ہے یا پھر اوس کا قطرہ تھے کہ غنچوں کا منہ دھلاتے اور پھول کھلاتے تھے۔ ان کی عادتیں جو ان کے انفاس کے ساتھ ساتھ چلتی تھیں۔ اتنی سادہ اور عجیب تھیں کہ عظیم کتابی انسانوں کے سوا ان کا وجود فی زمانہ شاذ ہی ملتا ہے۔ مثلاً"۔

ا۔ وہ مستقبل کے بارے میں کچھ نہیں سوچتے تھے۔ ہر چیز کو اللہ کی رضا کے تابع سمجھتے۔ حال سے انہیں بس اتنا ہی تعلق تھا کہ اس کو جھنجوڑتے، اس پر کڑھتے یا کبھی کبھار اس پر قہقہے لگاتے تھے۔ البتہ وہ ماضی کے انسان تھے۔ امور ماضی ہی سے محبت کرتے تھے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، سوچنا سمجھنا، بولنا ہنسنا سب ماضی کا مرہون اثر تھا اور اسلام کے ماضی کے سوا کسی بھی ماضی کے قائل نہ تھے۔ وہ تہبند اس لئے باندھتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہبند باندھا کرتے تھے۔ وہ کسی بھی غذا کے عادی نہ تھے۔ ساگ ستو جو ملا خدا کا شکر کیا اور کھا لیا۔ میں نے ہری مرچوں کی رغبت کے سوا ان میں کسی شے کے لئے رغبت نہیں پائی۔ انہیں بغیر پکائے بھی کھا جاتے اور قیمے میں بھون کر بھی۔ لھذا پانی کثرت سے پیتے بلکہ تقریر کرتے وقت تھرماس ساتھ رکھتے تھے اور برف ہی چباتے چلے جاتے۔ ان کا گلا برفاب سے اور کھلا بلکہ کرارا ہوتا تھا۔ اکثر فرش پر ہی بستر کھول کر سو جاتے یا پھر بان کی کھردری چارپائی پر۔ وضو کے لئے لوٹا ہمیشہ ساتھ رکھتے۔ جب پان کھانے کی عادت پختہ ہو گئی تو تھیلیوں کی ایک قریب الحال ٹوکری میں پانوں کی ڈھولی، چونا، کتھا اور سپاری کی گولیاں کھدر کے ٹکڑوں میں لپیٹ لپاٹ کے رکھتے تھے۔

۲۔ سحر خیز تو تھے ہی۔ یعنی صبح کی نماز قضاء نہ ہونے دیتے۔ نماز ان کی فطرت ثانیہ تھی۔ مگر رات گئے دیر سے سوتے اور یہ ان کی فطرت ثانیہ ہو چکی تھی۔ جلسوں میں آخری مقرر وہی ہوتے اور ان کا کوئی جلسہ بارہ (۱۲) یا ایک (۱) بجے رات سے پہلے ختم نہ ہوتا تھا اور صبح ہو جاتا تو عام معمول تھا۔ جلسہ ختم ہو جانے کے بعد عقیدت مندوں کا ہجوم گھنٹہ دو گھنٹہ گھیرے رہتا۔ جس روز جلسہ نہ ہوتا یا گھر پہ ہوتے تو محفل آرائیاں فرصت نہ دیتیں۔ وہی دو بجے شب کا سونا مقدر ہوتا۔ البتہ رمضان شریف کے مہینے میں یہ معمول نہ رہتا۔ تراویح پڑھ چکنے کے بعد محفل جماتے اور سحری سے کچھ ہی عرصہ پہلے ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے۔ آخری برسوں میں حال یہ تھا کہ صحبت آرائیاں بالکل مختصر کر دی تھیں۔ وقت کا بڑا حصہ یاد الٰہی میں بسر کرتے بلکہ صورت حال یہ تھی کہ عبادت کے لئے قریب ہوتے تو دوستوں سے کہتے کہ بھائی میری گدائی کا یعنی اللہ سے مانگنے کا وقت ہے محفل برخاست ہونی چاہئے۔ پھر تو وہی اٹھ کھڑے ہوتے۔

۳۔ ہمیشہ ہی موٹا جھوٹا پہنتے۔ گھر میں بھی یہی حال تھا۔ فقر و استغناء کی یکی تصویر تھے۔ مغربی تہذیب کے خفی و جلی اثرات کا سایہ بھی ان سے میلوں دور رہتا۔ میں نے ان کے گھر میں مغربی مصنوعات، مغربی تصورات اور مغربی نظریات کا گزر تک نہیں پایا۔ ان کی فرنگ دشمنی اور یورپ بیزاری کا یہ عالم تھا کہ جس میں ہوتا تو اپنے گھر میں بجلی اور پنکھا بھی نہ لگواتے۔ ان دو چیزوں کے سوا میں نے ان کے ہاں کبھی کوئی یورپی چیز نہ دیکھی۔ ریڈیو کے وہ اتنے مخالف تھے کہ سینکڑوں مرید تھے، جنہوں نے ریڈیو سیٹ پیش کرنا چاہا۔ مگر جھنجلا کر انکار فرما دیا۔ گھر میں استادی لانا چاہتے ہو؟

۴۔ راقم الحروف نے عرض کیا۔ شاہ جی زمانہ بہت بڑھ چکا ہے۔ اپنے بچوں کو انگریزی مدرسوں میں داخلہ لے دیں۔ زمانہ کا تقاضا ہے۔ فرمایا بابا مجھے معاف رکھو۔ میں اس زمانے کا آدمی نہیں۔ تم مجھے محمد قاسم نانوتوی اور محمود حسن کی روحوں سے بغاوت کرنے کی ترغیب دیتے ہو؟ یہ کیوں نہیں کہتے کہ تمہارے بچے مر جائیں یا اپنے ہاتھوں بچوں کو قتل کر دوں۔

۵۔ انگریزوں سے نفرت کا یہ عالم تھا کہ "لعنت بر پدر فرنگ" ان کا نعرہ قلندری تھا اور مولانا میں آکر اس زور سے بلند کرتے تھے کہ در و دیوار گونج اٹھتے تھے۔

۶۔ کبھی کسی شخص کی غیبت نہیں کی۔ نہ دشمن کی، نہ دوست کی۔ صرف خیالات سے اختلاف کرتے یا ان پر سخت قسم کی جرح و قدح۔ ان کے نزدیک عیب جوئی سب سے بڑا عیب تھا۔ جس شخص کی قومی غداری پر طبیعت منغض ہوتی فرماتے جو فصل بوئی ہے دعا کرتا ہوں کہ خود کاٹ کے مرے۔ میں نے ان کی زبان سے کبھی کوئی گالی نہیں سنی۔ البتہ فرنگیوں اور ان کے خاندانوں والوں کے بارے میں درشت سے درشت الفاظ بھی کہہ جاتے تھے۔

۷۔ بظاہر ان کا کوئی کاروبار نہ تھا۔ ان کے خاص معتقدین مدد فرماتے تھے۔ مگر نہ تو کبھی چھپ کر ہدیہ قبول فرماتے اور نہ اس پر پردہ پوشی کے قائل تھے۔ جب کوئی مٹھی بند کر کے کچھ دینا چاہتا تو مٹھی کھول دیتے کہ چھپاتے کیوں ہو کیا چوری کا مال ہے؟ جماعت سے ایک دمڑی نہ لیتے۔ یہ واقعہ ہے کہ انہوں نے کسی جماعت سے کبھی نہ کرایہ وصول کیا، نہ وظیفہ لیا، نہ قرض حسنہ اور نہ اعانت قبول کی۔ ان کے مداح انہیں خود ہی بے نیاز رکھتے اور وہ ہر لحاظ سے بے نیاز تھے۔

جو بے نیاز کا بندہ ہے بے نیاز رہے

۸۔ ان کے پاس ایک بہت پرانا بٹوہ تھا۔ مگر اس میں کچھ دھیلے اور پائیاں پڑی تھیں۔ جو ملتان کے ایک مجذوب نے دی ہوئی تھیں۔ انہیں بٹوہ میں "تبرکاً" رکھ چھوڑا تھا۔ فرماتے ان کی برکت سے بٹوہ کبھی خالی نہیں رہا۔

۹۔ فرماتے جو لوگ روٹی کے لئے جدوجہد کرتے اور اسی کے لئے جیتے ہیں ان میں اور ایک کتے میں کوئی فرق نہیں۔ وہ بھی روٹی کے لئے بھونکتا اور دم ہلا ہلا کر مالک کے پیچھے چلتا ہے۔ روٹی کوئی چیز نہیں اصلی چیز عقیدہ اور اس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی دھن ہے۔

۱۰۔ "مذہباً" پکے مسلمان اور بہ لحاظ مسلک حنفی العقیدہ تھے۔

دیوبند کے مدرسہ فکر کے پیرو۔ لیکن طبیعت میں کسی کے لئے تنفر نہ تھا۔ ہر فرقے کی اچھائیوں سے محبت کرتے۔ مرزائیوں کو تو مسلمان ہی نہ سمجھتے تھے۔ صوفیاء اور اولیاء کا بے حد احترام کرتے اور مزے میں آکر فرماتے بھئی میں تو چشتی بھی ہوں' نقشبندی بھی' قادری بھی' صابری اور سہروردی بھی۔ مولانا داؤد غزنوی نے شکایت کی کہ مظہر علی اظہر اپنے بیٹے قیصر مصطفیٰ کی شادی پر باجا بجوا رہا ہے۔ فرمایا بھئی ان سے گلہ نہ کرو وہ تو محرم کے دنوں میں باجے بجوا کر تعزیہ نکالتے ہیں۔

۱۱۔ اپنے دوائر سے باہر عام مجلسی دعوتوں میں شاذ ہی شریک ہوتے تھے۔ میں نے انہیں اپنے بھائی یورش کاشمیری کے لئے دعائے مغفرت مانگنے کو کہا تو فرمایا۔ ارے چھوڑو! اس ننھی کلی سے کون حساب لے گا۔ خدا ہماری اور تمہاری طرح تھوڑی ہے۔ قیامت کے روز چنگیز' ہلاکو' ہٹلر' مسولینی' وغیرہ کا حساب ہی لمبا ہوگا۔ وہاں ننھوں سے کون پوچھتا ہے۔

۱۲۔ وعدہ بہرحال پورا کرتے۔ سال کے تین سو پینسٹھ دنوں میں تین سو تیس دن تقریریں فرماتے لیکن وقت کی پابندی ان کے بس کا روگ نہ تھا۔ جلسہ میں دیر سے پہنچتے اور جس کے ہاں جا کر ملنا ہو۔ وہاں وقت مقررہ کا دو چار گھنٹے اوپر ہوجانا تو معمولی بات تھی۔ مولانا آزاد سے ملنے کا وقت طے کیا۔ وہ سیکنڈوں پر نگاہ رکھنے والے انگریز' دو گھنٹے لیٹ پہنچے۔ وقت ہو رہا تھا۔ دوستوں نے متوجہ کیا۔ مگر قیلولہ کرنے لگے۔ گاندھی جی سے بھی یہی کیا۔ و مولانا حبیب الرحمان کہا کرتے تھے کہ شاہ جی نے انگریز کے خلاف اتنا جہاد کیا ہے کہ کئی انسانوں کا مجموعہ بھی یہ نہیں کرسکتا۔ مگر وقت کے اسراف کا یہ حال ہے کہ آج اگر یہ کہیں کہ فلاں روز ٹھیک اتنے بج کر اتنے منٹ پر شاہ جی کو وائسرائے لیگل لاج بھجوا دو۔ ہم آزادی کا پروانہ دے دیں گے تو آزادی بھی نہیں ملے گی کیونکہ شاہ جی اور وقت کی پابندی دو متضاد چیزیں ہیں۔

۱۳۔ اپنی تعریف سے کبھی خوش نہ ہوتے۔ نہ پسند کرتے نہ اجازت دیتے۔ اخباروں میں چھپنے چھپانے کے سخت خلاف تھے۔ انہوں نے پریس کانفرنس کا وجود ہی نہ دیکھا تھا۔ اخبارات کو عمر بھر کبھی کوئی بیان نہیں دیا۔ نہ مضمون لکھا۔ آزاد میں ان کے نام سے دو چار مضمون چھپے۔ وہ راقم الحروف کے لکھے ہوئے' لیکن ان کی گفتگوؤں کا عکس تھے۔ اس معاملہ میں وہ عام لیڈروں کی کمزوریوں سے اتنے بالا تھے کہ ان کی ملکوتی صفات پر حیرت ہوتی تھی۔

۱۴۔ پان خود بناتے' چائے بھی خود ہی تیار کرتے' خود پیتے اور دوسروں کو پلاتے تھے۔ اللہ سے حد درجہ ڈرتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ ارادت رکھتے تھے۔

۱۵۔ ان کے پاس کوئی وسیع لائبریری نہ تھی۔ فرماتے قرآن کے سوا کسی اور کتاب کے مطالعہ کی ضرورت نہیں رہی' نہیں پڑھی۔ ابتداء "خوب کتابیں پڑھی تھیں' پھر مطالعہ کا یہ ذوق کچھ دنوں ساتھ رہا۔ آخر قرآن پاک ہی کو رفیق بنا لیا۔ مولانا طفیل منگلوری کی کتاب "مسلمانوں کا روشن مستقبل" ایک زمانہ میں ساتھ رکھتے اور ساتھیوں کو اس کے پڑھنے کا مشورہ دیتے تھے۔ مولانا ابو الکلام آزاد کا "الہلال" ظفر علی خاں کا "ستارہ صبح" انہوں نے ڈوب کر پڑھے تھے۔ علامہ اقبال کے کلام کا انہوں نے انہماک سے مطالعہ کیا تھا۔

۱۶۔ اپنی ذات کی ہر حال میں نفی کرتے اور جماعت کے دوستوں یا جماعت سے باہر کے انگریز دشمنوں کے قصیدے پڑھاتے اور دعائیں دیتے تھے۔

انگریز کا دوست میرا دوست نہیں ہو سکتا

جس طرح مولانا ظفر علی خاں کی صحافت کو یہ شرف خاص حاصل رہا کہ وہ جب تک جوان رہے' پنجاب کے کاسہ لیس خاندانوں اور ان کے ناقوس بائے خصوصی کے لئے دلچسپ الفاظ اور ترکیبیں وضع کرتے رہے۔ اسی طرح سید عطاء اللہ شاہ بخاری اس معاملہ میں ممتاز و منفرد تھے کہ وہ "وفاداری بشرط استواری" کے خمیر میں گندھے ہوئے ان خاندانوں کو نہ تو خاطر ہی میں لاتے تھے اور نہ ان کے دل و دماغ پر ان کی طرف سے حرف اعتبار نقش ہوتا تھا۔

شہروں اور لوگوں کے بارے میں ان کی رائے بڑی تلی ہوتی۔ جس شخص کے بارے میں کوئی بھرپور رائے قائم کرلیتے پھر اس میں ترمیم نہ کرتے۔ اس سختی سے اس پر جے رہتے کہ رد و بدل کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

ان کا عقیدہ تھا کہ قدرت کبھی معاف نہیں کرتی۔ اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ ان کی آنکھیں بہت کچھ دیکھ چکی تھیں اور بہت کچھ دیکھ رہی تھیں۔ فرماتے برہنہ گفتن کا موقع نہیں ورنہ جو کچھ عہد آزادی کے دور میں ہوتا رہا

فکر آخرت

از۔ یحییٰ عاصم' کلور کوٹی

ایمان کے بعد انسان کی زندگی کو سنوارنے اور فلاح کے مقام تک پہنچانے میں سب سے بڑا دخل خدا کے خوف اور اس کی خشیت اور آخرت کی فکر کو ہے۔ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان دو باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ خوف کے ساتھ امید کا پایا جانا بھی ضروری ہے' ورنہ صرف خوف کی موجودگی میں انسان پر مایوسی طاری ہونے لگتی ہے اور صرف امیدیں باندھنے سے وہ لاپرواہی کی روش اختیار کرلیتا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"دانائی اصل اللہ کا خوف ہے۔" (بخاری)

"اللہ کے قہر و جلال اور قیامت اور آخرت کے لرزہ خیز اور ہولناک (احوال کے متعلق) تمہیں وہ سب معلوم ہوجائے جو مجھے معلوم ہے تو تمہارا ہنسنا بہت کم ہوجائے اور رونا بہت بڑھ جائے۔" (بخاری)

"اللہ کے خوف اور ہیبت سے کسی بندہ مومن کی آنکھوں سے کچھ آنسو نکل پڑیں اگر وہ مقدار میں بہت کم مثلاً" مکھی کے سر کے برابر (یعنی ایک قطرہ ہی کے بقدر) ہو پھر وہ بہہ کر اس کے چہرے پر پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ اس چہرہ پر آتش دوزخ حرام کردے گا۔" (سنن ابن ماجہ)

"جب اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی ہیبت سے کسی بندہ کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں تو اس وقت اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے کسی پرانے سوکھے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔" (بزاز)

"ہوشیار اور توانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے اور موت کے بعد کے لئے (یعنی آخرت کی نجات اور کامیابی کے لئے) عمل کرے اور نادان اور ناتواں وہ ہے جو اپنے کو اپنی خواہشات نفس کا تابع کردے (اور بجائے احکام خداوندی کے اپنے نفس کے تقاضوں پر چلے) اور اللہ تعالیٰ سے امیدیں باندھے۔" (ترمذی)

ایک انصاری پر خدا کا خوف اس قدر غالب ہوگیا کہ ہروقت رویا کرتے تھے۔ جب وہ آگ کا ذکر سنتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہوجاتے۔ دل میں ڈر اتنا بیٹھ گیا تھا کہ وہ گھر میں پڑے رہتے تھے۔ جب حضورؐ نے ان کا ذکر سنا تو ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور جا کر ان کو گلے سے لگالیا۔ انصاریؓ پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ گر پڑے اور روح پرواز کرگئی۔

اور برطانوی سرکار نے خود کاشتہ خاندانوں کے لئے جو کچھ کیا یا ان خاندانوں نے برطانوی سرکار کے لئے کیا وہ روداد اتنی تلخ ہے کہ عرش و فرش کانپ اٹھتے ہیں۔ اس معاملے میں وہ کئی واقعات بیان کیا کرتے تھے۔ مرحوم امرتسر میں ایک بزرگ کرسی نشین' درباری' آنریری مجسٹریٹ' خان بہادر اور کیا کچھ نہیں تھے۔ امرتسر کے مارشل لاء نے سرکار میں ان کا ستارہ چمکا دیا۔ قصہ مختصر کہ تحریک خلافت ختم ہو گئی۔ جلیانوالہ باغ کا حادثہ بھی ابھر کر ٹھنڈا پڑ گیا۔ قید و بند کے ابتدائی دن بھی لد چکے تھے۔ شاہ جی خیرالدین کی مسجد میں جمعہ پڑھنے یا پڑھانے جاتے۔ جب وہ دروازہ پر پہنچتے تو خان بہادر دروازے پر کھڑے ہوتے اور جھک جھک کر سلام کرتے۔ شاہ جی نے سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ چپ چاپ اندر چلے جاتے۔ شاہ جی کا انداز تھا کہ وہ اپنے قاتلوں کو بھی بخش دیتے تھے۔ ان جیسے عفو و درگزر کے عادی اور ہنستے بولتے شخص کا یہ رویہ دوستوں کے لئے معمہ تھا۔ خان بہادر نے اس روش کے باوجود سلام کرنا ترک نہ کیا۔ شاہ جی نے بھی قبول کے لئے نہ کبھی ہاتھ ہلائے' نہ زبان اور نہ اس کی طرف آنکھیں ہی اٹھا کر دیکھا۔

ایک دن نیازمندوں میں سے ایک نے سوال کیا۔ شاہ جی! خان بہادر صاحب آپ کو سلام کرتے ہیں۔ آپ جواب نہیں دیتے۔ وجہ کیا ہے؟ فرمایا۔ کوئی بات نہیں۔ کبھی گھر میں ہوں تو پوچھ لینا۔ بات آئی گئی ہو گئی۔ کچھ دنوں بعد گھر میں تنہا تشریف فرما تھے۔ کسی طرح خان بہادر کا ذکر چھڑ گیا تو واقعہ بھی یاد آگیا۔ فرمایا۔ بات کوئی نہیں۔ میں اس شخص کا دوست ہی نہیں ہو سکتا جسے انگریز دوست رکھتا ہو یا جو انگریز کو دوست سمجھتا ہے۔ اصرار پر واقعہ بیان کیا کہ امرتسر کے مارشل لاء میں نیشنل بنک کے فرنگی منیجر کو مشتعل ہجوم میں سے کسی شخص نے چھت سے گرا کر ہلاک کر دیا۔ پولیس نے بہتیرا تلاش کیا۔ لیکن مجرم کا سراغ نہ ملا۔ مقتول کی بیوی نے ملزموں کو پکڑ کر کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔ حکومت نے انعامی اشتہار نکالا کہ جو شخص ملزم کا پتہ دے گا اس کو اتنے ہزار روپے نقد انعام دیئے جائیں گے۔ ڈپٹی کمشنر نے نجی طور پر بعض "معززین" سے یہ بھی کہا کہ ان کی وفاداری کا امتحان ہے اگر انہوں نے مجرم کو پکڑوانے میں مدد کی تو موعودہ انعام کے علاوہ خطاب بھی دیا جائے گا اور آنریری مجسٹریٹی بھی۔

مجرم نہ ملا۔ ان خان بہادر صاحب نے جو اس وقت تک خان بہادر نہ تھے اور محض علاقائی تھانیدار کے معاون ہی تھے۔ اپنے محلے کی ایک غریب الحال بیوہ کے پاس گئے جس کا ایک ہی نوجوان بچہ تھا۔ اس سے کہا کہ تم اپنا بچے سے کہو کہ وہ پولیس میں یہ بیان دے دے کہ میں نے بنک منیجر کو کوٹھے سے گرایا ہے میں تم سے حلفاً" وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے بچے کو دو ماہ کے اندر اندر رہا کرا لوں گا ورنہ حکومت سختی پر تلی ہوئی ہے۔ تمہارے بچے کا نام لیا جا رہا ہے۔ پولیس نے پکڑ لیا تو رہائی ناممکن ہے۔ وہ جھوٹے گواہ ڈال کر بھی پھانسی پر لٹکوا دے گی۔ بڑھیا جھانسے میں آگئی۔ نوجوان بھی بے پڑھا لکھا اور بیمار و لاغر تھا۔ فریب میں پھنس گیا۔ "خان بہادر" نے قرآن مجید پر حلف اٹھایا کہ دو ماہ تک ضرور ہی رہا کرا دوں گا۔ غرض نوجوان مذکور نے خان بہادر کی مخبری پر اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ پھر جیسا کہ اسے کہا گیا اس نے اعتراف بھی کر لیا۔ مقدمہ چلا۔ چٹ منگنی پٹ بیاہ' موت کی سزا ہو گئی۔ جو اسے آخر کار دار کے تختہ پر لے گئی۔ بڑھیا نے خان بہادر کا دامن پکڑا۔ خان بہادر اثنائے مقدمہ سے لے کر سزائے موت تک یہی اعلان کرتا رہا کہ فکر نہ کرو تمہارا بیٹا رہا ہو جائے گا۔ یہ صرف قانون کی کارروائی ہے۔ گورنر صاحب نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے۔ شور نہ کرو۔ وہ رہا ہو جائے گا۔ ضرور گھر آئے گا۔ میں لے کر آؤں گا۔ بڑھیا ان طفل تسلیوں پر جیتی رہی۔ آخر ایک دن بیٹا پھانسی پا کر گھر آگیا۔ خان بہادر صاحب پھانسی کے دن تک یہی تسلیاں دیتے رہے کہ فکر نہ کرو تمہارا بیٹا ضرور گھر آئے گا اور بیٹا آگیا۔ بڑھیا نے بیٹے کی لاش دیکھی تو سر پیٹ لیا۔ چلا اٹھی۔ ہاہاکار مچ گئی۔ تب افشائے راز سے بھی کچھ نہ بنتا تھا۔

خان بہادر صاحب انعام و خطاب پا گئے۔ آنریری مجسٹریٹی مل گئی۔ جائیداد بھی ہاتھ آگئی۔ غرض سرکاری دوائر میں ان کا طوطی بولنے لگا۔ لیکن اس بڑھیا کا بیٹا واپس نہ آیا البتہ ایک دن وہ خود ہی اس کے پاس پہنچ گئی۔

قدرت کا غائبانہ ہاتھ مسکراتا رہا۔ مکافات نے بہت دنوں کا چکر کاٹا۔ ایک نوجوان بیٹا اوباشوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ آنریری مجسٹریٹی کو ایک ڈپٹی کمشنر کے ناراضی نے ہضم کر لیا۔ کارخانہ کو آگ لگ گئی۔ خود ٹانگ ٹوٹی اور تصویر عبرت ہو کر موت کی گود میں چلا گیا۔

شاہ جی نے کہا کہ جب یہ شخص میرے سامنے آتا ہے تو اس کی ضمیر میں اسی کانٹے کی چبھن ہوتی ہے۔ خدا کا خوف نہیں۔ میرے سامنے اس بچے کی تصویر آ جاتی ہے۔ جیسے وہ اس کی گردن مارنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا رہا ہو اور میں منہ پھیر لیتا ہوں کیونکہ مجھے اس کی جھریوں میں اس کی ماں کے آنسوؤں کی نمیں جمی ہوئی نظر آتی ہیں اور وہ بال کھولے چلا رہی ہے۔

ذرا اس کی دریدہ گیری سے کہ سخت ہے انقلاب اس کا یہ واقعہ سنا کر شاہ جی کانپنے لگے کہ اس دنیا میں یہ بھی ہوتا ہے اور جب انگریزوں کے لئے غریبوں کے بچے کٹوانے والے ہمیں غدار کہتے ہیں تو فطرت بھی سرکوبی کے لئے ہاتھ اٹھا لیتی ہے۔

●●

عالمی مجلس کا ملک کی الیکشن' سیاست اور مروجہ پارلیمانی انتخابات سے کوئی تعلق نہیں' حضرت امیر مرکزیہ

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خان محمد کندیاں شریف نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ تحریک ختم نبوت' جس کے بانی امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے۔ اپنے یوم تاسیس سے لے کر اب تک عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف چلی آ رہی ہے۔ جس کا الیکشن' سیاسیات اور مروجہ پارلیمانی انتخابات سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی تحریک ختم نبوت کسی سیاسی اتحاد کا حصہ ہے اور نہ ہی اپنے ممبران سے انتخابات کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ قائد تحریک ختم نبوت نے بعض قومی اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر کی پرزور تردید کی کہ انہوں نے تحریک ختم نبوت کے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ جماعتی طور پر کسی کی حمایت کریں اور نہ ہی مخالفت۔ اگر کہیں کوئی قادیانی الیکشن میں حصہ لے رہا ہو تو بھرپور جدوجہد اور محنت کر کے اسے اسمبلی میں نہ جانے دیا جائے۔ یہ بیان انہوں نے آٹھویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس انگلینڈ سے واپسی کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈپٹی سیکریٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سے گفتگو کرتے ہوئے دیا۔ نیز مولانا خان محمد نے کہا کہ اگر کوئی امیدوار تحریک ختم نبوت کے نام سے الیکشن میں حصہ لیتا ہے تو جماعت کے کارکن عدالت سے رجوع کر کے اسے ختم نبوت کے نام سے الیکشن میں حصہ لینے سے روک سکتے ہیں۔

رپورٹ: محمد جمیل خان

آٹھویں سالانہ

ختم نبوت کانفرنس

میں علماء کرام کی تقریریں

آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور یورپ، امریکہ اور افریقی ممالک میں قادیانی گروہ کی مشنری سرگرمیوں اور مسلمانوں کو مرتد اور گمراہ بنانے کی سازشوں کو روکنے کے لئے ۵ اگست ۱۹۸۵ء میں ویمبلے ہال لندن میں "ختم نبوت کانفرنس" سے شروع کیا تھا۔ دوسری عالمی ختم نبوت کانفرنس ۲ جولائی ۱۹۸۶ء، تیسری ختم نبوت کانفرنس ۲۰ ستمبر ۱۹۸۷ء، چوتھی ختم نبوت کانفرنس ۱۹ اگست ۱۹۸۸ء، پانچویں ختم نبوت کانفرنس یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء، چھٹی ختم نبوت کانفرنس ۴ اگست ۱۹۹۰ء، ساتویں ختم نبوت کانفرنس ۱۹ اگست ۱۹۹۲ء اور آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس حسب سابق بہت تزک و احتشام کے ساتھ برمنگھم کی وسیع و عریض خوبصورت و کشادہ جامع مسجد کے بڑے ہال میں یکم اگست ۱۹۹۳ء کو صبح دس بجے تا شام چھ بجے تک منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی اہمیت اور دوررس نتائج کی بناء پر اگرچہ اس کی تیاری سال بھر جاری رہتی ہے اور لوگوں کو ایک کانفرنس کے بعد دوسری کانفرنس کا انتظار رہتا ہے لیکن دو ماہ قبل اس کانفرنس کی تیاری کا تیز ترین مرحلہ شروع ہو جاتا ہے اور انگلینڈ بھر میں چھوٹے چھوٹے جلسوں کے پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں تاکہ کانفرنس کا اہم مقصد کہ پورے یورپ کے مسلمانوں کے دلوں میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اجاگر کی جائے حاصل ہو جائے۔ یہ بات یقینی ہے کہ کانفرنس میں تمام یورپ کے مسلمان شریک نہیں ہو سکتے۔ برطانیہ کے ہر علاقے اور شہر کے نمائندہ افراد شریک ہوتے ہیں۔ اس نظریہ کے پیش نظر کہ عقیدہ ختم نبوت ایک ایک مسلمان کے دل اور دماغ تک پہنچایا جائے۔ دو ماہ قبل ہی انگلینڈ کے مختلف شہروں کی تمام مساجد میں ختم نبوت کے پروگرام شروع ہو جاتے ہیں۔ اس سال پہلے مرحلے میں مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا عبدالرحمان یعقوب باوا، مولانا محمد سلیم دھورات، مولانا محمد اکرم طوفانی، ورلڈ مسلم فورم کے مولانا زاہد الراشدی نے مختلف شہروں میں جلسوں سے خطاب کیا۔ دوسرے مرحلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب، مناظر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، حافظ محمد عابد اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل اور دارالعلوم دیوبند کے استاد حدیث مولانا سعید احمد پالن پوری اور تیسرے مرحلے میں نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی، ممتاز مذہبی اسکالر ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، "اقراء ڈائجسٹ" کے مدیر مفتی محمد جمیل خان، پنجاب کے سابق وزیر مذہبی امور قاری سعید الرحمان نے بڑے بڑے شہروں میں ختم نبوت کانفرنسوں اور ختم نبوت سیمیناروں سے خطاب کر کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ کانفرنس میں بھرپور شرکت کریں۔ اس سال عدالت عالیہ پاکستان نے جولائی ۱۹۹۳ء میں قادیانیوں کے خلاف تاریخی فیصلہ دے کر مرزا طاہر کی تمام پیشگوئیوں کو جھوٹا ثابت کر دیا اور علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موقف کو صحیح ثابت کیا۔ اس فیصلے پر عدالت عالیہ کو خراج تحسین پیش کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور شکرانہ ادا کرنے کے لئے ۳۰ جولائی ۱۹۹۳ء بروز جمعہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر پورے انگلینڈ میں یوم ختم نبوت منایا گیا۔ جس میں انگلینڈ کی تقریباً تمام مساجد میں عقیدہ ختم نبوت اور عدالت عالیہ پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں مسلمانوں کو اس عقیدے کی اہمیت اور عظمت سے آگاہ کیا گیا۔

قادیانی گروہ تمام فورموں میں ناکام ہونے کے بعد اب مغربی میڈیا کے ذریعے گمراہی پھیلانے میں مصروف ہے لیکن وہ اس میں ناکام ہوگا، مولانا زاہد الراشدی

یوم ختم نبوت کی بناء پر پورے انگلینڈ میں اس عقیدے سے بھی مسلمانوں کو واقفیت ہوئی اور آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی بھی ترغیب ہوئی اور نوجوانوں کو قادیانیت کی مکروہ سازش کے بارے میں بھی پتہ چلا۔ اس دن بہت سے علاقوں میں نوجوانوں نے اس بات کا عزم کیا کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بھرپور کام کریں گے اور قادیانیت کی گمراہ کن

مرزا قادیانی پر اللہ کی لعنت ہو، وہ دجال ہے، ذلیل ہے، وہ کافر ہے
اس نے دعوی نبوت کر کے اسلام پر ضرب لگانے کی کوشش کی، امام حرم مسجد نبوی

سرگرمیوں کو روکنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان وفود کے علاوہ جمعیتہ علماء برطانیہ' مرکزی جمعیتہ علماء برطانیہ' جمعیتہ علماء آزاد جموں و کشمیر دارالعلوم بری' جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم' مساجد کی کمیٹیاں اور برطانیہ کی مختلف مذہبی و سیاسی تنظیمیں بھی اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ شانہ بشانہ شریک تھیں۔

کانفرنس کا آغاز دس بجے ہونا تھا لیکن لوگوں کے شوق و ذوق کا یہ عالم تھا کہ فجر کی نماز ہی سے لوگ پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ آٹھ بجے کے بعد تو ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ ہر کوچ جامع مسجد برمنگھم کی طرف رواں دواں ہے۔ بچے' بوڑھے اور نوجوان عقیدہ ختم نبوت کے جذبات سے منور چہرے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار شاداں و فرحاں جامع مسجد کی طرف چلے آرہے تھے۔ دس بجے تک جامع مسجد کا ہال بھر چکا تھا۔ تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ لوگ ہال کے باہر برآمدوں اور مسجد کے باہر کاریڈور اور پارکنگ کے حصہ میں بھی کھڑے تھے۔ حرم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور امام شیخ عبدالرحمان الحذیفی (جن کی قرات اور تلاوت کلام پاک دنیا بھر میں مشہور ہے) کی آمد کی بناء پر لوگوں کا شوق زیادہ ہوگیا۔ اس لئے اس کانفرنس میں حاضری گزشتہ سال کے مقابلے میں زیادہ تھی۔ محتاط اندازے کے مطابق تقریباً" بیس ہزار افراد نے کانفرنس میں شرکت کی۔ آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کے منتظم اعلیٰ الحاج عبدالرحمان یعقوب باوا نے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کی اجازت سے کانفرنس کی پہلی نشست کا آغاز کیا۔ اس نشست کی صدارت ہندوستان کی مشہور روحانی شخصیت مولانا سید محمد اسعد مدنی نے کی۔ دارالعلوم بولٹن کے قاری محمد یعقوب نے جب قرآن مجید کی تلاوت اور عقیدہ ختم نبوت سے متعلق قرآن مجید کی آیات سنائیں تو کانفرنس میں عجیب روحانی سماں بندھ گیا۔ تلاوت کے بعد الحاج عبدالرحمان یعقوب باوا نے آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد مولانا منظور

جمعیتہ علماء ہند اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہندوستان میں قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا اور اب وہاں یہ فتنہ اپنی موت آپ مر رہا ہے' امیر الہند مولانا اسعد مدنی

احمد الحسینی نے پروگرام کی تفصیل بیان کیا۔

سب سے پہلے افتتاحی خطاب امام مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم شیخ علی عبدالرحمان حذیفی نے کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے جب خادم الحرمین الشریفین کے توسط سے مجھے آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تو میں نے اور سعودی حکام نے اس کو اپنے لئے ایک بڑا اعزاز تصور کیا۔ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر خادم الحرمین الشریفین جو نیک کاموں میں سبقت کرنے والے' مساجد اور مدارس قائم کرنے اور دنیا بھر کے دینی اداروں کا تعاون کرنے والے ہیں' نے مجھے حکم دیا

جس طرح قومی اسمبلی میں مرزا ناصر نے اپنے جھوٹ کی قلعی کھولی تھی' مرزا طاہر بھی ڈش اینٹینا کے ذریعے مرزائیت کا پردہ خود چاک کرے گا' مولانا محمد یوسف لدھیانوی

کہ میں اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کروں اور خادم الحرمین الشریفین ملک فہد اور سعودی عرب کے علماء کرام کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور یورپ کے تمام مسلمانوں کو اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاؤں۔ ہم سب مسلمان بھائی بھائی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ دین کے معاملات میں تعاون کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے۔ اسلام کلمہ شہادت پر ایمان کا نام ہے۔ جس کا پہلا

قادیانیوں پر اتمام حجت ہوچکا اب ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ توبہ کریں یا خود کو کافر تسلیم کرلیں' مولانا اللہ وسایا

جزو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانا اور ہر معاملے میں اس سے مدد حاصل کرنا اور اس پر توکل کرنا ہے۔ دوسرا جزو نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لانا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے معجزات اور دلائل اور روشن چہرے کے ساتھ اس امت کی رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا۔ آپؐ کا چہرہ دیکھ کر لوگ ایمان قبول کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا میرے بعد کوئی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور کذاب ہوگا۔ میں اور قیامت ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے وعدہ لیا کہ اگر تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ہو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع تمہارے لئے ضروری ہوگی۔ سچے نبی کی نشانی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نصرت اور فتح عطا فرماتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ آپؐ نے اس کے خلاف جہاد کا حکم دیا۔ اسود عنسی نے دعویٰ کیا۔ اس کے خلاف مسلمانوں نے جہاد کیا۔ ایسے لوگ خدا کی رحمت سے محروم ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو دنیا میں ذلیل کرتا ہے تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو۔ آج کے دور میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا جو سراسر اسلام اور دین کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر' وہ جھوٹا نبی ہے' وہ کذاب ہے' وہ دجال ہے' وہ ذلیل ہے' وہ کافر ہے۔ اس نے اس دعویٰ سے دین اسلام پر ضرب لگانے کی کوشش کی ہے۔ اس وقت ان لوگوں کی تمام تر توجہ یورپ کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر لگی ہوئی ہے۔ اے امت مسلمہ! اے یورپ کے مسلمانو! حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے۔ اس سے اس کے اہل و عیال کے بارے میں سوال ہوگا۔ اس لئے مسلمانان یورپ! تم اپنے اہل و عیال اور نئی نسل کی فکر کرو' ان کے دین کی حفاظت کرو۔ ان کو ان فتنوں سے بچاؤ خصوصاً" قادیانی فتنے سے۔ یہ تمہارے ایمان اور دین کے لئے ڈاکو ہیں۔ ان سے اپنی حفاظت ضروری ہے۔ توحید اور عقیدہ ختم نبوت کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو۔ قادیانی گروہ تم میں افتراق اور انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔ تم اسلام کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو اور انتشار اور افتراق سے بچو۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششیں قابل ستائش ہیں۔ میں اس جماعت کا شکرگزار ہوں کہ اس نے مجھے یورپ کے مقدس مقام جامع مسجد برمنگھم میں عظیم الشان عالمی ختم نبوت کانفرنس کے ذریعہ ہزاروں مسلمانوں سے خطاب کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں آپ کو دوبارہ اس بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تقویٰ اختیار کرو۔ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کا دستور عمل بنالو۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہمہ وقت مشغول رہو اور ہر کام میں اپنے رب سے امداد اور تعاون طلب کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے۔

امام مسجد نبوی کے بعد ممتاز مذہبی اسکالر ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے عربی زبان میں خطبہ استقبالیہ اور امام مسجد نبوی کو سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد اور نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور ان بیس ہزار مسلمانوں اور عقیدہ ختم نبوت کے جذبہ سے سرشار مسلمانوں کی

حالیہ عدالت عالیہ کا فیصلہ متعدد تحریکوں اور قومی اسمبلی میں قادیانیوں کا غیر مسلم اقلیت قرار پانا عالمی مجلس کی عظیم کامیابیاں ہیں' ڈاکٹر عبدالرزاق

طرف سے' مسلمانوں کی سب سے مقدس اور بڑی مسجد و مرکز حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز اور محترم امام شیخ علی عبدالرحمان الحذیفی کو یورپ میں پہلی مرتبہ آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ عقیدہ ختم نبوت کی مناسبت سے امام مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا آٹھویں ختم نبوت کانفرنس میں آنا اہل یورپ کے لئے نیک فال اور عظیم سعادت و برکت ہے۔ انشاء اللہ ان کی آمد ہی قادیانی گروہ کے لئے موت اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے کافی ہوگی اور انشاء اللہ یہ فتنہ اپنا نام و نشان اور وجود کھو بیٹھے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک ختم نبوت کا سلسلہ اور کڑی خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر کے اس جہاد سے جا ملتی ہے جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے جھوٹے دعویدار نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف شروع کیا تھا۔ جب آج سے سو سال قبل مرزا غلام احمد قادیانی نے دماغ کے فتور کی وجہ سے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے علماء کرام کو سب سے پہلے اس فتنہ کی طرف متوجہ کیا اور حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کو حکم دیا جاؤ تم کو عنقریب پنجاب میں ایک عظیم فتنے کا مقابلہ کرنا ہے۔ بعد ازاں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے علماء لدھیانہ کی درخواست پر منکرین ختم نبوت قادیانی گروہ کے خلاف کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی سرکردگی میں مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کرائی اور اس جماعت کی مسلسل اور انتھک محنت اور مشن کے ساتھ اخلاص کی برکت سے محدث کبیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ بعد ازاں مولانا خواجہ خان محمد کی قیادت میں تحریک ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ جولائی ۱۹۹۳ء میں جنرل خدا عدالت عالیہ پاکستان نے قادیانیوں کے خلاف واضح فیصلہ دیا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا اور مسلمانوں کی طرز زندگی اور طرز عبادت کا اظہار چھوڑ دیں اور اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی عظیم کامیابیاں ہیں۔

ورلڈ اسلامک فورم کے سربراہ مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ تمام فورموں اور پلیٹ فارموں میں ناکام ہونے کے بعد اب مغرب کے طریقہ کے مطابق میڈیا کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہے۔ ڈش اینٹینا' اخبارات' وی سی آر' ٹیلی ویژن میں جھوٹے پروپیگنڈے کرکے اسلام' پاکستان' علماء پاکستان' اہل دین کو بدنام کرکے بنیادی حقوق کی آڑ میں غیر مسلم ممالک کی ہمدردیاں حاصل کی جارہی ہیں۔ امریکہ بہادر کی سرپرستی سے قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں عروج پر ہیں لیکن انشاء اللہ جس طرح قومی اسمبلی' عدالت عالیہ' کے ذریعہ خراب ہوا۔ منبر میں ظاہر ہوا' میڈیا میں بھی انشاء اللہ حق ظاہر ہوگا اور پاکستانی اخبارات خصوصاً" روزنامہ جنگ قادیانیوں کے اس منصوبہ کو ناکام بنادے گا۔ جمعیتہ علماء ھند کے امیر ممتاز روحانی پیشوا مولانا سید محمد اسعد مدنی نے صدارتی خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی قومی اسمبلی سے غیر مسلم اقلیت قرار پانے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کے اجراء کے بعد قادیانیوں نے ہندوستان میں پر پرزے نکالنے شروع کئے۔ لیکن جمعیتہ علماء ہند نے ان کی سازشوں کو ناکام بنایا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون سے کل ھند مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کی۔ کانفرنسوں کا انعقاد کیا۔ لٹریچر شائع کیا۔ اب جہاں ضرورت محسوس ہوتی ہے' کل ھند ختم نبوت قادیانیوں کا تعاقب کرتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہندوستان میں الحمدللہ یہ فتنہ اپنی موت آپ مررہا ہے۔ اب اس کی تمام تر توجہ یورپ کی طرف ہے۔ مسلمانان یورپ کو اس کام پر بھرپور توجہ دینی چاہئے۔

کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس نشست کی صدارت کشمیر ریلیف کمیٹی مکہ مکرمہ کے سربراہ اور مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے استاد

سقوط مشرقی پاکستان میں ایم ایم احمد کا ہاتھ تھا اب پاکستان کے موجودہ بحران میں بھی اس کا ہاتھ ہے' قاری سعید الرحمان

حدیث مولانا ملک عبدالحفیظ نے کی۔ جمعیتہ علماء افریقہ کے سیکریٹری جنرل مولانا ظہیر راگی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت عطا کی تو اب دنیا میں ایسے اسباب پیدا فرمادیئے کہ آئندہ نبوت کی ضرورت باقی نہیں رہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح اعلان فرمادیا کہ آئندہ نبوت نہیں آئے گی اور جو اس کا دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ اس کے خلاف جہاد کرنا ضروری اور فرض ہے۔ ایسا شخص اور اس کے پیروکار واجب القتل ہیں۔

کل ھند مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری جنرل اور دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث مولانا سعید احمد پالن پوری نے عقیدہ ختم نبوت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت بنیادی اور اہم عقیدہ ہے۔ اس لئے امت نے اس عقیدہ میں کبھی لچک برداشت نہیں کی۔ جب بھی کسی نے اس عقیدہ پر زد لگانے کی کوشش کی' اس کے خلاف جہاد کیا گیا۔ فقہاء کرام نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کے کفریہ عقائد کی بناء پر دنیا بھر کے تمام علماء کرام' مفتیان عظام' مشائخ وقت نے فیصلہ دیا کہ وہ کافر ہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کو مسلمان سمجھنے والے بھی کافر ہیں۔ اس وقت اسی گروہ نے اپنی ۹۵فیصد توانائیاں یورپ کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے پر لگائی ہوئی ہیں۔ اس لئے یورپ میں اس کا سدباب بہت ضروری ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر' "تحفہ قادیانیت"' "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے مولف' مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے اخبارات میں مرزا طاہر کا جھوٹ پڑھا ہوگا کہ قادیانیت کا اثر و نفوذ پاکستان' بنگلہ دیش اور گھانا میں بڑھ رہا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشنگوئی گیارہ سال بعد میرے ذریعہ پوری ہو رہی ہے۔ اس سے قبل مرزا طاہر پیش گوئی فرما چکے تھے کہ عدالت عالیہ پاکستان' قادیانیوں کے حق میں فیصلہ دے گی اور عنقریب پاکستان میں حق لوٹا دیا جائے گا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں اس سے قبل مرزا غلام احمد قادیانی نے جس طرح نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا' اسی طرح بے شمار جھوٹے دعوے کئے اور ان جھوٹے دعووں کو نبوت کی حقانیت کے لئے دلیل کے طور پر پیش کیا۔ اللہ رب العزت نے جھوٹے دعویٰ نبوت کی طرح اس کے ایک ایک دعویٰ' ایک ایک پیشنگوئی کو جھوٹا کیا۔ اس کے کذب اور دجل کو دنیا کے سامنے ظاہر کیا۔ میری کتاب "مرزا کے جھوٹے دعوے" میں اس کی تمام تفصیلات موجود ہیں۔ آج اس کے خلیفہ مرزا طاہر صاحب بھی جھوٹے دعووں اور فیصلوں کے ساتھ اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ لیکن ان کے تمام دعوے جھوٹے ثابت ہوئے اور آئندہ بھی ہوں گے۔ خدا کا دین حق ہے اور حق ظاہر ہونے کے لئے ہے۔ قادیانیت باطل ہے اور باطل مٹنے کے لئے ہے۔ انشاء اللہ قادیانیت مٹ کر رہے گی۔ میڈیا اور جھوٹے پروپیگنڈوں کا زور عیسائیوں اور یہودیوں نے بھی لگایا۔ دنیا کے تمام ٹیلی ویژن اسٹیشنوں پر مغرب کا قبضہ ہے۔ اس کے باوجود وہ مسلمانوں کے دلوں سے ایمان نہ نکال سکے۔ روس ستر سالہ ظلم سے اسلام کو نہ مٹا سکا' خود مٹ گیا۔ بوسنیا میں یورپ اسلام کو نہ مٹا سکا۔ صومالیہ میں اسلام نہ مٹ سکا۔ کشمیر میں ہندو اسلام نہ ختم کرسکا۔ فلسطین میں یہود اسلام کا کچھ نہ بگاڑ سکا تو قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا طاہر کا ذش

ایشیا اسلام کا کیا بگاڑ لے گا۔ قادیانیت کی جس طرح قومی اسمبلی میں مرزا ناصر نے اپنے جھوٹ کی قلعی کھولی تھی' مرزا طاہر ڈش اینٹینا کے ذریعہ مرزائیت اور قادیانیت کا فریب خود چاک کرے گا۔ آج عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا' کل کا بچہ بچہ اور نوجوان صاف اعلان کرے گا کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ حق بلند ہو کر رہے گا۔ قادیانیت ختم ہو کر رہے گی۔

مولانا اللہ وسایا مرکزی خازن نے کہا کہ قادیانیت اور اسلام کی جنگ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گزشتہ ایک صدی سے لڑ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر میدان میں فتح دی۔ منبرو محراب سے علماء کرام نے اس جہاد اور تحریک کا آغاز کیا۔ مناظروں اور مباہلوں میں مرزا غلام احمد قادیانی ناکام ہوا۔ کئی دفعہ میدان چھوڑ کر بھاگا۔ تحریری میدان میں راہ فرار اختیار کی۔ بہاولپور کی عدالت سے پہلی عدالتی جنگ شروع ہوئی۔ پاکستان کی تمام ہائی کورٹس' سپریم کورٹ' افریقہ کی عدالتوں میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور حق ظاہر ہوا۔ قومی اسمبلی کے محاذ پر مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اب اتمام حجت پوری ہو گئی۔ کوئی دلیل باقی نہیں۔ قادیانیوں کے لئے اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ توبہ کریں یا اپنے آپ کو کافر تسلیم کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت انشاء اللہ یورپ میں بھی اس کا تعاقب جاری رکھے گی اور ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کرے گی۔ علامہ خالد محمود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا کاسہ لیس تھا اور کوئی بھی نبی کسی ریاست یا حکومت کا کاسہ لیس نہیں ہو سکتا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکیل اور ڈپٹی اٹارنی جنرل پنجاب نذیر غازی نے خطاب کرتے ہوئے مقدمات کی تفصیل بیان کیں اور کہا کہ میرے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا نبی کہنا بھی درست نہیں۔ حدیث شریف اور قانون کے مطابق یہ کذاب اور دجال ہے۔ قادیانی جھوٹا پروپیگنڈہ کرکے عیسائیوں کو اپنا ہمنوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے نزدیک ہر نبی کی توہین کرنے والا واجب القتل ہے۔ اس لئے کسی عیسائی کے لئے اس کے مذہب کے مطابق اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ ایسے شخص کی حمایت کریں جو ان کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرتا ہو۔

قاری سعید الرحمان سابق وزیر مذہبی امور پنجاب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی ایم ایم احمد پاکستان

یورپ کے نوجوان عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے متحد ہو چکے ہیں' مولانا اکرم طوفانی

آیا۔ قادیانیوں نے پاکستان کو تباہ کرنے اور بحران میں ڈالنے کی کوشش کی۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کے قیام میں بھی اس کا ہاتھ تھا' اب موجودہ بحران میں بھی اس کا ہاتھ ہے۔ نگران وزیر اعظم کی ذات کو مشکوک کیا جا رہا ہے۔ اس لئے نگران وزیر اعظم واضح اعلان کریں کہ ان کا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں۔

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے' اس لئے امت نے اس عقیدہ میں کبھی لچک برداشت نہیں کی' مولانا سعید احمد پالن پوری

مکہ مکرمہ کے مولانا سعید احمد عنایت اللہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت متحد ہو کر قادیانیت کے فتنہ کے خلاف مشترکہ جدوجہد کرنی چاہئے۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے کہا کہ یورپ کے نوجوان عقیدہ ختم نبوت کے

مسلمانوں کے نزدیک کسی بھی نبی کی توہین کرنے والا واجب القتل ہے
مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ کی توہین کی
عیسائیوں کو قادیانیوں کی حمایت نہیں کرنی چاہئے' نذیر غازی

تحفظ کے لئے متحد ہو چکے ہیں۔ کشمیر ریلیف کمیٹی مکہ مکرمہ کے سربراہ مولانا ملک عبدالحفیظ نے صدارتی خطبہ دیتے ہوئے مسلمانان برطانیہ کو تلقین کی کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دیں۔ کانفرنس کے اختتام پر امام حرم مسجد نبوی شیخ علی عبدالرحمان الحذیفی' امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کے خلف الرشید مولانا محمد طلحہ نے دعا کرائی اور امام حرم مسجد نبوی نے عصر کی نماز پڑھائی۔

کانفرنس میں جمعیتہ علماء برطانیہ' مرکزی جمعیتہ علماء برطانیہ' جمعیتہ علماء اسلام فضل الرحمان گروپ' جمعیتہ علماء اسلام سمیع الحق گروپ' ورلڈ اسلامک فورم' انجمن سپاہ صحابہؓ' حرکتہ المجاہدین' جمعیتہ علماء افریقہ' جمعیت اشاعۃ التوحید والسنتہ' حزب العلماء' مرکزی جمعیتہ اہل حدیث' انجمن حق باہو ٹرسٹ' دارالعلوم بری' جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم' کشمیری ریلیف کمیٹی' انٹرنیشنل ماسک کونسل' دارالعلوم بولٹن' جامعہ اسلامیہ لندن' سواد اعظم اہلسنت' سنی مجلس عمل' تمام مساجد کمیٹیوں نے بھرپور تعاون کیا اور انگلینڈ کے پانچ سو سے زائد علماء کرام اپنی اپنی [illegible] کے ارکان اور مقتدیوں کے ساتھ قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے۔

کانفرنس میں روزنامہ جنگ لندن کے ایڈیٹر انچیف میر خلیل الرحمان' ایڈیٹر ظہور نیازی' ادارتی عملہ قیصر امام' قیصر افتخار اور نمائندگان کا شکریہ ادا کیا گیا کہ انہوں نے کانفرنس کی تیاری اور اس کی کوریج میں بھرپور تعاون کیا اور اخبار جنگ کی عقیدہ ختم نبوت سے وابستگی پر ادارہ جنگ کی انتظامیہ اور ادارتی ارکان کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

●●

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون 680800
پچکے گال چہرے کے ڈنٹ کمزور دُبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں جسم کو موٹا مضبوط طاقتور سُرخ خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے، بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی پرانی دردیں نزلہ کیرا، بلغم
ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن
بواسیر پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھائیے ○ گنجا پن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پُروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجا پن دور کرنے بالوں کو سیاہ و لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے سکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل پھنسیاں چھائیاں بد نما داغ دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن
نسوانی حُسن
مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ و مردانہ امراض نسوانی و جنسی کمزوری مثانے کی گرمی جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے
دیسی ہومیو علاج
ہومیو ڈاکٹر جمیل احمد صمدیمی آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس

قراردادیں اور مطالبات

① عالم اسلام کی موجودہ صورتحال

آٹھویں سالانہ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر مختلف ممالک کے سرکردہ علماء کرام اور اسلامیان برطانیہ کا یہ عظیم الشان اجتماع عالم اسلام میں فکری انتشار، مایوسی اور استعماری قوتوں کے آگے بے بسی کی موجودہ صورتحال پر اپنے قلبی دکھ اور اضطراب کے اظہار کو ضروری سمجھتا ہے اور اسے استعماری قوتوں کی مسلسل ریشہ دوانیوں اور عالم اسلام کی موجودہ قیادت کی نااہلی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے اس یقین کے اظہار کو اپنی ذمہ داری خیال کرتا ہے کہ استعماری قوتوں کی فکری، تہذیبی، سیاسی اور معاشی بالادستی سے نجات اور اسلام کے عادلانہ نظام کی طرف ملت اسلامیہ کی اجتماعی اور عملی واپسی کے بغیر عالم اسلام کی موجودہ اذیت ناک صورتحال میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ یہ اجتماع عالم اسلام میں دینی بیداری کی تمام تحریکات اور علمی و نظریاتی حلقوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس کٹھن مگر ناگزیر منزل کے حصول کے لئے باہمی یکجہتی، اشتراک عمل اور مفاہمت کے ساتھ امت مسلمہ کی اجتماعی قیادت کریں تاکہ ملت اسلامیہ استعماری سازشوں سے گلو خلاصی کے ساتھ عالمی منظر پر اپنا صحیح مقام دوبارہ حاصل کر سکے۔

② مغرب کی نئی حکمت عملی

یہ اجتماع اسلام اور عالم اسلام کے بارے میں مغربی ممالک کی اس نئی حکمت عملی کو یہود کے سازشی دماغ کی کارستانی قرار دیتا ہے جس کے تحت کمیونزم کی پسپائی کے بعد اسلام کو اپنا دشمن قرار دے کر تمام ممالک اسلامیہ میں اسلامی تحریکات کو دبائے رکھنے اور کسی بھی مسلم ملک میں اسلام کے عملی نفاذ کو ہر قیمت پر روکنے کے لئے امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک اپنی تمام تر توجہ اور قوت صرف کر رہے ہیں اور مغربی ذرائع ابلاغ کی طرف سے اسلام کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ کی مسلسل مہم کے علاوہ مسلم ممالک میں مغرب کی حواری حکومتوں کے ذریعہ نظریاتی اور دینی کارکنوں کے خلاف ریاستی جبر و تشدد کے ایک نئے سلسلہ کا آغاز کروا دیا گیا ہے۔ یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں مغرب کا یہ معاندانہ طرز عمل یہود کی روایتی اسلام دشمنی کا کرشمہ اور اسلام کے بارے میں انہی کے پیش کردہ تصور پر یقین کر لینے کا منطقی نتیجہ ہے اور اس پس منظر میں عالمی ختم نبوت کانفرنس دنیا کی تمام اقوام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ یہود کی فراہم کردہ عینک کو اتار کر اسلام کے عادلانہ نظام کا براہ راست اور حقیقت پسندانہ مطالعہ کریں جو انسانی عزت و وقار اور حریت و حقوق کا نہ صرف داعی ہے بلکہ انسانی معاشرہ کو جبر و استحصال سے نجات دلا کر آزادی و وقار کی شاہراہ پر گامزن کرنے کا تاریخی کردار بھی اپنے دامن میں رکھتا ہے۔ اس اجتماع کو یقین ہے کہ دنیا کے کسی بھی ملک و قوم کے دانشور اور اہل علم اگر تعصب سے نجات حاصل کر کے اسلام کا براہ راست مطالعہ کریں گے تو انہیں اس متوازن اور باوقار عالمی نظام کی طرف ضرور راہنمائی ملے گی جس کی آج کی مضطرب اور بے چین انسانیت کو تلاش ہے۔

③ بے کس مسلمانوں پر مظالم

یہ اجتماع بوسنیا، فلسطین، صومالیہ، کشمیر، بھارت اور دیگر ممالک میں مسلمانوں کے قتل عام اور مظلوم مسلمانوں پر وحشیانہ تشدد کی شدید مذمت کرتا ہے اور اس پر اقوام متحدہ کی مجرمانہ بے حسی اور مغربی ممالک کے منافقانہ طرز عمل کو انتہائی تکلیف دہ قرار دیتے ہوئے تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اقوام متحدہ سے اگر اپنے مظلوم مسلمانوں کے قتل عام کو رکوانے کا مقصد بھی حاصل نہیں کر سکتے تو اس نام نہاد عالمی ادارے کے ساتھ اپنی وابستگی پر نظر ثانی کریں اور اس کی سرگرمیوں کا بائیکاٹ کر کے اقوام متحدہ کی قیادت کو یہ احساس دلائیں کہ اگر وہ مسلمانوں کے بارے میں اپنے منافقانہ طرز عمل اور دوہرے معیار کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تو عالمی نقشے پر اس کے وجود کو برقرار رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ بوسنیا، صومالیہ، کشمیر، فلسطین اور بھارت کے مسلمانوں کے ساتھ مکمل یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دنیا بھر کی تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بارے میں ٹھوس اور سنجیدہ لائحہ عمل اختیار کریں۔

④ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ کا خیر مقدم

یہ اجتماع قادیانیوں کے بارے میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے حالیہ فیصلہ کو ملت اسلامیہ کے اجتماعی فیصلوں کے تسلسل کا ایک حصہ قرار دیتے ہوئے اس کا خیر مقدم کرتا ہے اور قادیانیوں پر یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علمی و دینی اداروں، پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ کی طرف سے قادیانیوں کو ملت اسلامیہ سے قطعی الگ ایک غیر مسلم گروہ قرار دیئے جانے کے واضح اور دو ٹوک فیصلوں کے بعد بھی اگر وہ اپنی اس حیثیت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو اس کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہ اپنے خلاف کشیدگی اور اشتعال کی فضاء کو نہ صرف "عمداً" قائم رکھنا چاہتے ہیں بلکہ اپنے طرز عمل کے ساتھ اس میں مسلسل اضافہ بھی کر رہے ہیں۔ یہ اجتماع قادیانی گروہ کو ہمدردانہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ اپنے بارے میں ملت اسلامیہ کے اجتماعی فیصلہ کو قبول کرتے ہوئے اپنے نئے اور خود ساختہ عقائد سے توبہ کر کے ملت اسلامیہ میں واپس آ جائے ورنہ غیر مسلم گروہ کی حیثیت کو قبول کر کے دیگر غیر مسلم اقلیتوں کی طرح اپنے مسلمہ اور جائز حقوق حاصل کرے جن کے حصول میں "قطعاً" کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

⑤ پاکستان کی دینی جماعتوں سے اپیل

یہ اجتماع اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مختلف سیاسی حلقوں کی ان کوششوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو آٹھویں ترمیم کے خاتمہ اور دیگر آئینی مباحث کے حوالہ سے دستور پاکستان کی اسلامی دفعات کے خاتمہ اور قادیانیت کے بارے میں پارلیمنٹ کے فیصلہ کو غیر موثر بنانے کے لئے سامنے آ رہی ہیں۔ یہ اجتماع پاکستان کی تمام دینی قوتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس صورتحال کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لیں اور پاکستان کی نظریاتی، آئینی حیثیت اور قادیانیت کے بارے میں آئینی فیصلہ سمیت دستور پاکستان کی تمام اسلامی دفعات کے تحفظ کے لئے مکمل اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔ نیز یہ اجتماع پاکستان کی مذہبی

قوتوں پر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ لوگوں کے باہمی انتشار اور غیر سنجیدہ طرز عمل کے باعث آئین کی اسلامی دفعات کو کوئی نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری صرف ان پر ہوگی اور تاریخ انہیں معاف نہیں کرے گی۔

⑥ وزیر اعظم پاکستان اپنی پوزیشن واضح کریں

یہ اجتماع ان اخباری اطلاعات پر گہری تشویش ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان کے موجودہ نگران وزیر اعظم معین قریشی کا تعلق ورلڈ بینک میں قادیانی لیڈر ایم ایم احمد کے گروپ سے ہے اور وزارت عظمیٰ کے لئے ان کا نام بھی ایم ایم احمد کی طرف سے تجویز کیا گیا ہے۔ بالخصوص اس پس منظر میں کہ قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی جانب سے اپنے خطابات میں قادیانیت کے حوالہ سے پاکستان کے حالات کی تبدیلی اور بقول ان کے قادیانی لیڈر شپ کی باوقار وطن واپسی کی پیشین گوئیوں کا سلسلہ کئی ماہ سے جاری ہے۔ یہ اجتماع جناب معین قریشی سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس حوالہ سے اپنی پوزیشن واضح کریں ورنہ ان کی خاموشی ان اخباری اطلاعات کی تصدیق کے مترادف سمجھی جائے گی اور یہ صورتحال پاکستان میں تحریک ختم نبوت کو انہی خطوط پر دوبارہ منظم کئے جانے کا باعث بن سکتی ہے جن پر ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں تحریک ختم نبوت مختلف مراحل سے گزر چکی ہے۔

⑦ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیت کے بارے میں پارلیمنٹ کے آئینی فیصلہ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد کے لئے کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات بالخصوص قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے مطالبہ کو بلا تاخیر منظور کیا جائے جو آنے والے انتخابات میں جداگانہ الیکشن کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ناگزیر ہے۔ یہ اجتماع پاکستان کی دینی و سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ انتخابات سے قبل اس جائز اور منطقی مطالبہ کو منظور کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ بھرپور طریقہ سے استعمال کریں۔

●●

روزنامہ جنگ لندن میں شائع ہونیوالی رپورٹ

نگران وزیر اعظم اور پاکستانی حکام قادیانیت کی کھلی تبلیغی سرگرمیوں کا نوٹس لیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار آئین پاکستان اور عدالت عالیہ پاکستان کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور ببانگ دہل اعلان کر رہے ہیں کہ وہ آئین اور پاکستان کے خلاف اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں گے۔ اس لئے ان کے خلاف کھلی عدالت میں آئین سے بغاوت کے الزام میں مقدمہ قائم کیا جائے اور پاکستان میں قادیانیوں کی کھلے عام تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔ قادیانیوں کے ڈش انٹینا کے پروگراموں کو پاکستان میں ممنوع قرار دیا جائے۔ تمام مسلمان ممالک کی حکومتوں اور غیر مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ غیر مسلموں کا معاملہ کریں اور پاکستانی آئین اور عدالت عالیہ پاکستان کے فیصلوں کا احترام کریں۔ مرزا طاہر کے سالانہ اجتماع میں بیان کہ پاکستان بنگلہ دیش' گھانا میں قادیانیت کے اثرات بڑھ رہے ہیں کا نوٹس لیا جائے۔ کلیدی عہدوں پر فائز قادیانی افسران کی ملک دشمن سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے نگران وزیر اعظم کے بارے میں قادیانی غلط قسم کے پروپیگنڈے کر رہے ہیں اس سلسلے میں نگران وزیر اعظم اپنا موقف واضح کریں تاکہ قادیانیوں کا پروپیگنڈہ غیر موثر ہو جائے۔ بوسنیا' فلسطین' صومالیہ' کشمیر کے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں وہ قابل مذمت ہیں اس لئے عالم اسلام خصوصاً" پاکستان اور سعودی عرب سے اپیل ہے کہ وہ ان ممالک کی فوجی امداد کرے اور ہندوستان اور صومالیہ اور سرب حکومت پر دباؤ ڈالے کہ وہ ان مظالم کی روک تھام کریں۔ ان خیالات کا اظہار امام حرم نبوی الشیخ علی عبدالرحمان الخذیفی اور پاکستان' افریقہ' ہندوستان' ازبکستان' سعودی عرب' بوسنیا' صومالیہ' کشمیر اور دیگر ممالک کے علمائے کرام نے آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس سے برمنگھم کی جامع مسجد میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تلاوت کے بعد کانفرنس کے منتظم اعلیٰ حاجی عبدالرحمان یعقوب باوا نے کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت قادیانی گروہ پوری طرح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ اس لئے اس وقت مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کا احساس کرنا چاہئے۔ امام مسجد نبوی شیخ علی عبدالرحمان الخذیفی نے عالمی ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد کی درخواست پر کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کو گمراہی سے بچانا اور دین اور عقائد خصوصاً" عقیدہ ختم نبوت پر مضبوط اور مستحکم رکھنا بہت ضروری ہے۔ قادیانی' عقیدہ ختم نبوت پر ضرب لگا رہا ہے اور سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے کے درپے ہے۔ دنیا کے تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کی سرکوبی کے لئے جدوجہد کریں۔ میں خادم الحرمین الشریفین ملک فہد اور علمائے سعودیہ عربیہ کی طرف سے اس جدوجہد میں آپ کو سلام عقیدت پیش کرتا ہوں اور ان کی طرف سے ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔ جمعیتہ علمائے افریقہ کے سیکریٹری جنرل مولانا ظہیر احمد راگی نے کہا کہ افریقی ممالک کے سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے کی بھرپور جدوجہد کی جا رہی ہے۔ عالمی ختم نبوت کانفرنس کو ان علاقوں کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ورلڈ اسلامک فورم کے سربراہ مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی بنیادی حقوق کا نعرہ لگا کر غیر مسلم حکومتوں کو گمراہ کرکے ہمدردی حاصل کر رہے تھے ان کے علاوہ اجتماع

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو امام مسجد نبوی شیخ الخذیفی کا خراج تحسین

برمنگھم (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت آٹھویں عالمی ختم نبوت کانفرنس کے اجلاس سے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے امام مسجد نبوی شیخ علی عبدالرحمان الخذیفی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات قابل قدر ہیں اور یورپ میں ان کی عقیدہ ختم نبوت کے لئے کاوشیں اور فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لئے جدوجہد قابل تحسین ہے اور ان خدمات کو خادم الحرمین الشریفین نے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے حکومت سعودیہ اور علماء سعودیہ کی نمائندگی کرنے کے لئے مجھے اس کانفرنس میں شرکت کے لئے بھیجا جو میرے لئے ایک اعزاز اور سعادت اور خوش نصیبی کی بات ہے یورپ میں میری پہلی مرتبہ آمد عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں ہوئی۔ میں اس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد اور نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا شکر گزار ہوں۔

میں ہندوستان اور پاکستان دشمن ممالک کے سرکاری عہدیداروں کی شرکت سے واضح ہوجاتا ہے کہ قادیانی گروہ پاکستان اور اسلام دشمن ہے۔ عدالت عالیہ نے بنیادی حقوق سے متعلق قادیانیوں کی اپیلوں پر فیصلہ دے کر کہ ان کو غیر مسلم کہنا بنیادی حقوق کے خلاف نہیں' علمائے کرام کے موقف کو ثابت کردیا ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ نے کہا کہ اخبارات میں پڑھ لیا ہوگا کہ قادیانی سربراہ کس طرح امت مسلمہ کو گمراہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ ہمارا قادیانی جماعت سے ایک ہی جھگڑا ہے۔ وہ یا تو جھوٹی نبوت کا دعویٰ اور اس کی پیروی چھوڑ دیں اور تائب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں یا اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا چھوڑ دیں۔ عقیدہ ختم نبوت امت کا متفقہ عقیدہ ہے اس کا انکار یا جھوٹی نبوت کا دعویٰ کفر ہے۔ آئین پاکستان' قانون پاکستان' پاکستان کی عدالتیں فیصلہ کرچکی ہیں کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ اب قادیانی گروہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے پر کیوں مصر ہے۔ ہم پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوراً" قادیانی گروہ کی تبلیغ کو ممنوع قرار دے ورنہ ہم ان کا خود راستہ روکیں گے۔ ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نے کانفرنس سے کہا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ امت مسلمہ میں انتشار پیدا کرنے کے لئے ہر ممکن حربے اختیار کئے جارہے ہیں اور ایسی جماعتوں کی تمام غیر مسلم حکومتیں پشت پناہی کرتی ہیں جو مسلمانوں میں افتراق پیدا کریں۔ اس جماعت میں اس وقت سب سے بڑی جماعت قادیانی جماعت ہے۔ جس نے ملت کو انتشار میں مبتلا کردیا ہے وہ مسلمانوں کو دین اور اسلام اور پاکستان کے خلاف ابھارتے ہیں۔ اس لئے اس وقت ضرورت ہے کہ اس جماعت کی سرگرمیوں کو روکا جائے۔ کشمیر ریلیف کمیٹی سعودی عرب کے سربراہ الشیخ عبدالحفیظ مکی نے کہا کہ کشمیر کے مظلوم مسلمان اپنی آزادی کے لئے جو جنگ لڑ رہے ہیں وہ یقیناً" کامیابی حاصل کرے گی اور کشمیر آزاد ہوگا۔ سابق وزیر مذہبی امور قاری سعید الرحمان نے کہا کہ اس وقت جبکہ بوسنیا' صومالیہ' کشمیر' فلسطین میں مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ ڈھائے جارہے ہیں۔ عالم اسلام کو متحد ہو کر ان ملکوں کی فوجی امداد کرنی چاہئے لیکن اس وقت قادیانی گروہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہے لیکن عالمی ختم نبوت قادیانیوں کے اس حربے کو ناکام بنانے کی ہر ممکن جدوجہد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاری رکھے گی۔ مدرسہ صولتیہ کے استاد حدیث مولانا سعید عنایت اللہ نے کہا کہ امت کے متواتر عمل اور قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ عقیدہ ختم نبوت ایسا عقیدہ ہے جس کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جھوٹے نبی اور اس کے پیروکاروں کی سزا سوائے موت کے اور کچھ نہیں۔ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری جنرل اور استاد حدیث دارالعلوم دیوبند نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد قادیانی گروہ نے اپنا رخ ہندوستان اور یورپ کی طرف موڑ لیا ہے اس لئے اس وقت ضرورت ہے کہ یورپ میں اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے تمام مسلمان خصوصاً" نوجوان متحد ہو کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے جدوجہد کریں۔ جمعیتہ علمائے ہند کے امیر مولانا محمد اسعد مدنی نے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جھوٹے مدعی نبوت کو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کذاب اور دجال کہا گیا ہے اور اسلام میں کذاب اور دجال کی کوئی گنجائش نہیں اس لئے مسلمان چاہے ہند کا ہو' پاکستان' یورپ یا امریکہ کا ہو اس کا یہ فریضہ ہے کہ وہ کذاب اور دجال کے خلاف جہاد کرے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مشترکہ طور پر اس جدوجہد میں مصروف ہے اور الحمدللہ ان کی کوشش سے لوگ مرتد ہونے سے بچ رہے ہیں۔ تمام نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے ہر ممکن جدوجہد کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم نشریات مولانا اللہ وسایا نے تمام مہمانان گرامی اور مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا جن کی انتھک محنت سے یہ کانفرنس کامیاب ہوئی۔ خصوصاً" امام مسجد نبوی شیخ حذیفی نے کہا کہ ان کی پہلی دفعہ یورپ میں آمد عقیدہ ختم نبوت کی وجہ سے ہوئی اس لئے ان کی اور دیگر علماء کرام مشائخ عظام کی آمد یورپ کے مسلمانوں کے لئے نیک فال ہوگی اور پاکستان کی طرح یورپ اور دیگر ممالک کے قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا سدباب ہوگا۔ کانفرنس میں درج ذیل علماء نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ مولانا عبدالرشید ربانی' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا محمد عیسیٰ منصوری' مولانا قاضی محمد اویس خان ایوبی' مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی' مولانا محمد سلیم دھورات' مولانا امداد الحسن نعمانی' مولانا عبدالحق عابد' مولانا امداد اللہ قاسمی' مولانا حماد اللہ شفیق' مولانا حبیب الرحمان درخواستی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا حکیم عبدالواحد سیالکوٹی' مولانا عبدالهادی العری' مولانا محمد موسیٰ قاسمی' صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن قادری سرپرست اعلیٰ سلطان باہو ٹرسٹ' مولانا محمد یوسف متالا' مولانا اقبال

قادیانی اپنے بارے میں ملت اسلامیہ کے اجتماعی فیصلہ کو قبول کرلیں

لندن (پ ر) آل انڈیا مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری جنرل اور دارالعلوم دیوبند کے استاد حدیث مولانا سعید احمد پالن پوری نے کہا ہے کہ پاکستان میں امتناع قادیانیت کا صدارتی آرڈیننس نافذ ہونے کے بعد منکرین ختم نبوت نے بھارت کا رخ کیا تھا لیکن علماء ہند کی بیداری اور بروقت جدوجہد نے اس یلغار کو روک دیا ہے اور بھارت کے مسلمانوں کو دام فریب میں پھنسانے کا قادیانی منصوبہ ناکام ہوگیا ہے۔ وہ ہیلشٹ گرو ایسٹ ہم کی جامع مسجد میں ایک اجتماع سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۶ء میں دیوبند میں پورے بھارت کے علماء کا اجتماع منعقد کرکے مجلس تحفظ ختم نبوت قائم کردی گئی تھی جو اب تک ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم عمل ہے اور بھارت کے مسلمانوں کے عقیدہ و ایمان کی حفاظت کے لئے جدوجہد جاری ہے۔ انہوں نے یورپ میں رہنے والے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ بھی اپنی نئی نسل کے ایمان کی حفاظت کے لئے بیداری کا مظاہرہ کریں۔ ختم نبوت سینٹر لندن کے رہنما مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کرتے ہوئے تحریک ختم نبوت میں علماء اور کارکنوں کی قربانیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ ان قربانیوں کے تسلسل کو قائم رکھنا ضروری ہے کیونکہ فتنے دن بدن بڑھتے جارہے ہیں اور ان فتنوں سے بچنے کے لئے ایثار اور قربانی کی ضرورت ہے۔ ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے کرائیڈن کی جامع مسجد میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مسلم تنازعہ کا ایک ہی قابل عمل حل ہے کہ قادیانی گروہ اپنے بارے میں ملت اسلامیہ کے اجتماعی فیصلہ کو قبول کرتے ہوئے بہائیوں کی طرح مسلمان سے اپنا تشخص الگ کرلیں اس کے بغیر اشتباہ ختم نہیں ہوگا اور کشمکش میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ بہائی گروہ بھی ایک نئے مدعی نبوت کا پیروکار ہے اور اسے بھی ہم قادیانیوں کی طرح کافر سمجھتے ہیں لیکن اس کے ساتھ قادیانیوں کی طرز کا تنازعہ نہیں ہے اس لئے کہ بہائیوں نے اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر استعمال کرنے کی بجائے اپنے لئے الگ نام اور تشخص کی علامات اختیار کرلی ہیں اگر قادیانی بھی ایسا کرلیں تو کشمکش کی موجودہ فضاء ختم ہوسکتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی عدالت عظمیٰ کے حالیہ فیصلے نے ملت اسلامیہ کے اس موقف کی توثیق کردی ہے کہ قادیانی جماعت کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب قادیانیوں کو بھی چاہئے کہ وہ ہٹ دھرمی چھوڑ دیں اور پوری ملت اسلامیہ کے خلاف محاذ آرائی کا راستہ ترک کردیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے لئے بہتر راستہ یہی ہے کہ وہ توبہ کرکے ملت اسلامیہ کے اجتماعی دھارے میں واپس آجائیں ورنہ اپنے بارے میں ملت اسلامیہ کے فیصلے کو تسلیم کرکے جداگانہ تشخص اختیار کرلیں۔

اللہ' مولانا قاری عبدالرشید رحمانی' مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی' مولانا خورشید احمد' مولانا منظور الحق' مولانا محمد فاروق' مولانا قاری محمد عمران جہانگیری' مولانا علی بھائی' مفتی شبیر احمد۔ انگلینڈ کے تمام شہروں سے کوچوں' ویگنوں اور گاڑیوں سے لوگ کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے۔ جمعیت علمائے برطانیہ' مرکزی جمعیت علمائے برطانیہ' ورلڈ اسلامک فورم' انجمن سپاہ صحابہؓ' جمعیت علماء اسلام (فضل الرحمان گروپ)' جمعیت علماء اسلام (سمیع الحق گروپ)' حرکتہ المجاہدین' جمعیت علمائے افریقہ' جمعیت اشاعت التوحید و السنت' حزب العلماء' مرکزی جمعیت اہلحدیث' انجمن حق باہو ٹرسٹ دارالعلوم بری' جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم' کشمیر ریلیف کمیٹی' سعودی عرب انٹرنیشنل ماسک کونسل' دارالعلوم بولٹن' جامعہ اسلامیہ لندن' سواد اعظم اہلسنت پاکستان اور دیگر مذہبی جماعتوں کے رہنما بنفس نفیس شریک ہوئے۔ آٹھویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس کی منظور کردہ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ عظیم الشان اجتماع عالم اسلام میں فکری انتشار' مایوسی اور استعماری قوتوں کے آگے بے بسی کی موجودہ صورتحال پر اپنے قلبی دکھ اور اضطراب کے اظہار کو ضروری سمجھتا ہے اور اسے استعماری قوتوں کی مسلسل ریشہ دوانیوں اور عالم اسلام کی موجودہ قیادت کی نااہلی کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے اس یقین کے اظہار کو اپنی ذمہ داری خیال کرتا ہے کہ استعماری قوتوں کی فکری' تہذیبی' سیاسی اور معاشی بالادستی سے نجات اور اسلام کے عادلانہ نظام کی طرف ملت اسلامیہ کی اجتماعی اور عملی واپسی کے بغیر عالم اسلام کی موجودہ اذیت ناک صورتحال میں تبدیلی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ مغرب کی نئی حکمت عملی کو یہود کے سازشی دماغ کی کارستانی قرار دیا گیا۔ جس کے تحت کمیونزم کی پسپائی کے بعد اسلام کو اپنا دشمن قرار دے کر تمام ممالک اسلامیہ میں اسلامی تحریکات کو دبائے رکھنے اور کسی بھی مسلم ملک میں اسلام کے عملی نفاذ کو ہر قیمت پر روکنے کے لئے امریکہ اور دوسرے مغربی ممالک اپنی تمام تر توجہ اور قوت صرف کر رہے ہیں اور مغربی ذرائع ابلاغ کی طرف سے اسلام کے بارے میں منفی پروپیگنڈہ کی مسلسل مہم کے علاوہ مسلم ممالک میں مغرب کی حواری حکومتوں کے ذریعہ نظریاتی اور دینی کارکنوں کے خلاف ریاستی جبر و تشدد کے ایک نئے سلسلہ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ عالمی ختم نبوت کانفرنس دنیا کی تمام اقوام سے اپیل کرتی ہے کہ وہ یہود کی فراہم کردہ عینک کو اتار کر اسلام کے عادلانہ نظام کا براہ راست اور حقیقت پسندانہ مطالعہ کریں۔ دنیا کے کسی بھی ملک و قوم کے دانشور اور اہل علم اگر تعصب سے نجات حاصل کر کے اسلام کا براہ راست مطالعہ کریں تو انہیں اس متوازن اور باوقار عالمی نظام کی طرف ضرور راہنمائی ملے گی۔ بوسنیا' فلسطین' صومالیہ' کشمیر' بھارت اور دیگر ممالک میں مسلمانوں کے قتل عام اور مظلوم مسلمانوں پر وحشیانہ تشدد کی شدید مذمت کی گئی اور اس پر اقوام متحدہ کی مجرمانہ بے حسی اور مغربی ممالک کے منافقانہ طرز عمل کو انتہائی تکلیف دہ قرار دیتے ہوئے تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اقوام متحدہ سے اگر اپنے مظلوم مسلمانوں کے قتل عام کو رکوانے کا مقصد بھی حاصل نہیں کر سکتے تو اس نام نہاد عالمی ادارے کے ساتھ اپنی وابستگی پر نظرثانی کریں اور اس کی سرگرمیوں کا بائیکاٹ کر کے اقوام متحدہ کی قیادت کو یہ احساس دلائیں کہ اگر وہ مسلمانوں کے بارے میں اپنے منافقانہ طرز عمل اور دوہرے معیار کو ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تو عالمی نقشے پر اس کے وجود کو برقرار رکھنے کا کوئی جواز نہیں۔ بوسنیا' صومالیہ' کشمیر' فلسطین اور بھارت کے مسلمانوں کے ساتھ مکمل یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دنیا بھر کی تمام مسلم حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بارے میں ٹھوس اور سنجیدہ لائحہ عمل اختیار کریں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا گیا اور قادیانیوں پر یہ بات واضح کی گئی ہے کہ تمام مکاتب کے علمی و دینی اداروں' پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ کی طرف سے قادیانیوں کو ملت اسلامیہ سے قطعی الگ' ایک غیر مسلم گروہ قرار دیئے جانے کے واضح اور دو ٹوک فیصلوں کے بعد بھی اگر وہ اپنی اس حیثیت کو تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں تو اس کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہ اپنے خلاف کشیدگی اور اشتعال کی فضاء کو نہ صرف عمداً قائم رکھنا چاہتے ہیں بلکہ اپنے طرز عمل کے ساتھ اس میں مسلسل اضافہ بھی کر رہے ہیں۔ یہ اجتماع قادیانی گروہ کو ہمدردانہ مشورہ دیتا ہے کہ وہ اپنے بارے میں ملت اسلامیہ کے اجتماعی فیصلہ کو قبول کرتے ہوئے اپنے نئے اور خود ساختہ عقائد سے توبہ کر کے ملت اسلامیہ میں واپس آجائے ورنہ غیر مسلم گروہ کی حیثیت کو قبول کر کے دیگر غیر مسلم اقلیتوں کی طرح اپنے مسلمہ اور جائز حقوق حاصل کرے جن کے حصول میں قطعاً کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ یہ اجتماع اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مختلف سیاسی حلقوں کی ان کوششوں کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو آٹھویں ترمیم کے خاتمہ اور دیگر آئینی مباحث کے حوالہ سے دستور پاکستان کی اسلامی دفعات کے خاتمہ اور قادیانیت کے بارے میں پارلیمنٹ کے فیصلہ کو غیر موثر بنانے کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر یوم ختم نبوت منایا گیا

لندن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر' مولانا اللہ وسایا' قاری سعید الرحمان' مولانا زاہد الراشدی' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا منظور احمد الحسینی' مولانا ظہیر احمد راکی' مولانا سعید احمد پالن پوری' مولانا ملک عبدالحفیظ' مفتی محمد جمیل خان' مولانا عبدالرحمان یعقوب باوا' مفتی منیر احمد کی اپیل پر پورے برطانیہ میں مسلمانوں نے یوم ختم نبوت مناتے ہوئے اس بات کا عزم کیا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وہ کسی قسم کی قربانیوں سے دریغ نہیں کریں گے اور قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے اور جھوٹے نبی کے عقیدہ کی تبلیغ کرنے کی مکروہ سازشیں ہو رہی ہیں ان کو روکنے کی بھرپور جدوجہد کریں گے۔ یوم ختم نبوت کے موضوع پر تمام ائمہ کرام اور علماء کرام نے جمعہ کے خطبات اور مختلف نشستوں میں روشنی ڈالتے ہوئے واضح کیا کہ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لے کر آج تک امت مسلمہ کا یہ دستور رہا ہے کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کے خلاف جہاد کرے۔ اسی اصول کے پیش نظر مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو تمام مسلمانوں نے علماء کرام کے فتویٰ کی روشنی میں اس کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔ دریں اثناء پاک و ہند سے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے علماء کرام مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے گلاسکو سینٹرل مسجد میں' مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر نے ایڈنبرا رکسبرو مسجد میں' مولانا سعید احمد پالن پوری نے ڈنڈی اسلامک سینٹر میں' مولانا عبدالرحمان یعقوب باوا نے ماوردیل جامع مسجد میں' مولانا اکرم طوفانی نے وڈاسٹاک برمنگھم میں جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے بیانات میں عقیدہ ختم نبوت کے مختلف گوشوں میں روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اسلام کے بنیادی عقیدہ کو گزند پہنچانے کی ناپاک کوشش کی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس کاذب مفتری سے کسی قسم کا مناظرہ کر کے دعویٰ نبوت کے جواب میں دلیل طلب نہیں کی بلکہ آپ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا اعلان کر کے مسلمانوں کی متاع دین و ایمان کو ایک عیار اور مکار کے دست برد سے بچالیا۔ انہوں نے کہا کہ اسی مسئلہ ختم نبوت پر ۱۹۵۳ء میں پاکستان میں تحریک چلی تو ہزاروں مسلمانوں نے جانوں کے نذرانے دے کر ثابت کیا کہ یہ مسئلہ مسلمانوں کے لئے کس قدر اہم ہے۔ علماء کرام نے ۱۹۵۳ء کے شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کیا۔

سامنے آ رہی ہیں۔ یہ اجتماع پاکستان کی تمام دینی قوتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس صورتحال کا سنجیدگی کے ساتھ جائزہ لیں اور پاکستان کی نظریاتی' آئینی حیثیت اور قادیانیت کے بارے میں آئینی فیصلہ سمیت دستور پاکستان کی تمام اسلامی دفعات کے تحفظ کے لئے مکمل اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔ نیز یہ اجتماع پاکستان کی مذہبی قوتوں پر واضح کرنا چاہتا ہے کہ لوگوں کے باہمی انتشار اور غیر سنجیدہ طرز عمل کے باعث آئین کی اسلامی دفعات کو کوئی نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری صرف ان پر ہوگی اور تاریخ انہیں معاف نہیں کرے گی۔ ایک قرارداد میں کہا گیا کہ یہ اجتماع ان اخباری اطلاعات پر گہری تشویش ظاہر کرتا ہے کہ پاکستان کے موجودہ نگران وزیراعظم معین قریشی کا تعلق ورلڈ بینک میں قادیانی لیڈر ایم ایم احمد کے گروپ سے ہے اور وزارت عظمیٰ کے لئے ان کا نام بھی ایم ایم احمد کی طرف سے تجویز کیا گیا ہے۔ بالخصوص اس پس منظر میں کہ قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا طاہر احمد کی جانب سے اپنے خطابات میں قادیانیت کے حوالہ سے پاکستان کے حالات کی تبدیلی اور بقول ان کے قادیانی لیڈر شپ کی باوقار وطن واپسی کی پیشن گوئیوں کا سلسلہ کئی ماہ سے جاری ہے۔ یہ اجتماع جناب معین قریشی سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس حوالہ سے اپنی پوزیشن واضح کریں ورنہ ان کی خاموشی ان اخباری اطلاعات کی تصدیق کے مترادف سمجھی جائے گی اور یہ صورتحال پاکستان میں تحریک ختم نبوت کو انہی خطوط پر دوبارہ منظم کئے جانے کا باعث بن سکتی ہے جن پر ۱۹۵۳ء' ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء میں تحریک ختم نبوت مختلف مراحل سے گزر چکی ہے۔ یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیت کے بارے میں پارلیمنٹ کے آئینی فیصلہ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد کے لئے کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام مطالبات بالخصوص قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کے مطالبہ کو بلاتاخیر منظور کیا جائے جو آنے والے انتخابات میں جداگانہ الیکشن کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ناگزیر ہے۔ یہ اجتماع پاکستان کی دینی و سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ انتخابات سے قبل اس جائز اور منطقی مطالبہ کو منظور کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ بھرپور طریقہ سے استعمال کریں۔ ●●

مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمان کے بڑے بھائی

انتقال فرماگئے اناللہ وانا الیہ راجعون

پرچہ پریس جا رہا تھا کہ اچانک ملتان سے یہ افسوسناک خبر موصول ہوئی کہ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری کے بڑے بھائی مولانا حبیب الرحمان جالندھری انتقال فرماگئے۔ **اناللہ وانا الیہ راجعون۔** انتقال کی خبر ملتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا ایک تعزیتی ہنگامی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری منعقد ہوا' جس میں کراچی مجلس کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی کے علاوہ تمام کارکنوں نے شرکت کی اور مرحوم کے لئے ایصال ثواب کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین) ●●

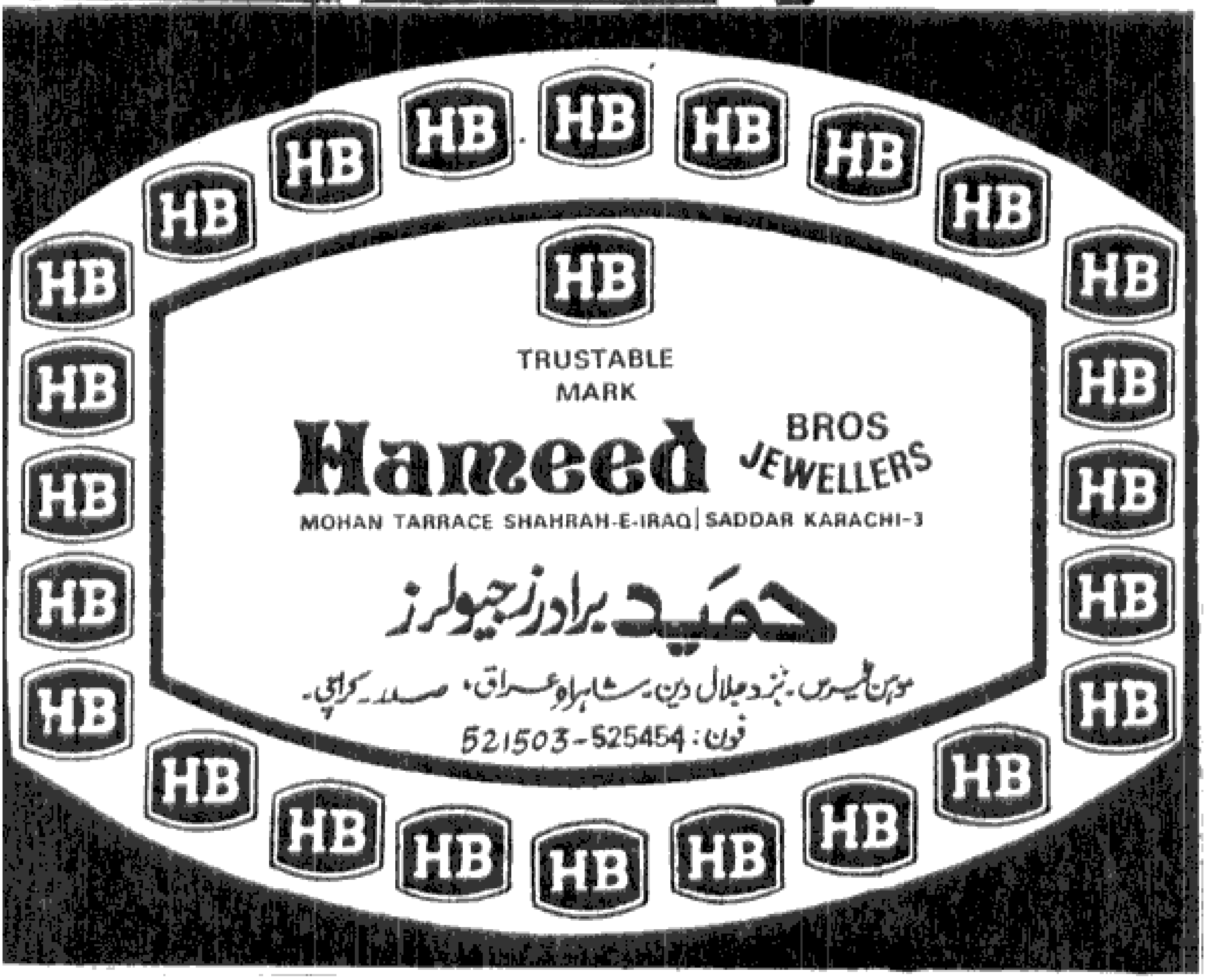

قسط نمبر ۵

از: مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

دین اسلام کا مزاج اور اس کی نمایاں خصوصیات

قرآن کریم دعوت و تبلیغ اور جہد و جہاد کے میدان میں کام کرنے والوں کو یہ تعلیم دیتا اور یہ آداب سکھاتا ہے

فرمایا گیا:۔

ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وما لکم من دون اللہ من اولیاء ثم لا تنصرون ہ (سورۃ ہود: ۱۱۳)

ترجمہ: اور جو لوگ ظالم ہیں ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں دوزخ کی آگ آ لپٹے گی اور خدا کے سوا تمہارے اور دوست نہیں ہیں (اگر تم ظالموں کی طرف مائل ہو گئے) تو پھر تم کو (کہیں سے) مدد نہ مل سکے گی۔

ان پیغمبرانہ مخصوص عادات و اطوار کا نام شریعت کی زبان اور اصطلاح میں "خصال فطرت" اور "سنن الہدیٰ" ہے جس کی شریعت تعلیم و ترغیب دیتی ہے، ان اخلاق و عادات کا اختیار کرنا لوگوں کو انبیاء کے رنگ میں رنگ دیتا ہے، اور یہ وہ رنگ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ ونحن لہ عٰبدون ہ (سورۃ البقرہ: ۱۳۸)

ترجمہ: (کہہ دو کہ ہم نے) خدا کا رنگ (اختیار کر لیا) اور خدا کے رنگ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے، اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

ایک عادت کی دوسری عادت، ایک اخلاق کے دوسرے اخلاق، ایک طور طریق کے دوسرے طور طریق پر دین و شریعت میں ترجیح کا یہی راز ہے؛ اسی وجہ سے اس کو شریعت اسلامی اہل ایمان کا شعار، فطرت کے تقاضے کی تکمیل اور اس کے خلاف طریقوں کو فطرت سلیم سے انحراف اور اہل جاہلیت کا شعار قرار دیتی ہے اور ان دونوں طریقوں اور راستوں میں (باوجود اس کے کہ اس طرف بھی عقل و خرد رکھنے والے متمدن انسان ہیں، اور اس طرف بھی) محض اس بات کا فرق ہے کہ ایک خدا کے پیغمبروں اور اس کے محبوب بندوں کا اختیار کیا ہوا ہے، دوسرا ان لوگوں اور قوموں کا جن کے پاس ہدایت کی روشنی اور آسمانی تعلیمات نہیں ہیں، ان اصول کے تحت کھانے پینے، کاموں میں دائیں بائیں ہاتھ کا فرق، لباس و زینت، رہنے سہنے اور تمدن کے بہت سے اصول آ جاتے ہیں۔ اور یہ سنت سنت نبوی اور فقہ اسلامی کا ایک وسیع باب ہے۔

جہاں تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کا تعلق ہے وہاں اس پہلو پر اور زیادہ زور دینے اور اس کا زیادہ اہتمام کرنے کی ضرورت ہے، آپ کی ذات گرامی کے ساتھ صرف ضابطہ اور قانون کا تعلق کافی نہیں، روحانی اور جذباتی تعلق اور ایسی گہری اور دائمی محبت مطلوب ہے جو جان و مال، اہل و عیال کی محبت پر فوقیت لے جائے۔

صحیح حدیث میں آیا ہے:۔

لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اس وقت تک تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوگا، جب تک میں اس کو اپنی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

دوسری حدیث ہے:۔

لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من نفسہ۔ (مسند احمد)

ترجمہ:۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہ ہوگا جب تک میں اسے اپنی ذات سے زیادہ عزیز و محبوب نہ ہوں۔

اس سلسلہ میں ان تمام مخالف اسباب و محرکات سے محفوظ و محتاط رہنے کی ضرورت ہے جو اس محبت کے سوتوں کو خشک یا اس کو کمزور کرتے ہیں، جذبات و احساسات محبت

میں افسردگی سنت پر عمل کرنے کے جذبہ میں کمزوری، اور آپ کو دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل سمجھنے میں تردد اور سیرت و حدیث کے مطالعہ سے رو گردانی اور بے توجہی کا سبب بنتے ہیں۔

سورۃ احزاب، سورۃ حجرات اور سورۃ فتح وغیرہ قرآنی سورتوں کے غائر مطالعہ اور تشہد و نماز جنازہ میں درود و صلوٰۃ کی شمولیت پر غور و فکر، قرآن میں درود کی ترغیب اور درود کی فضیلت میں بکثرت وارد ہونے والی احادیث کا لازمی سمجھنے کا یہ لازمی نتیجہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک مسلمان سے اس سے کچھ زیادہ مطلوب ہے جس کو صرف قانونی و ضابطہ کا تعلق کہا جاتا ہے اور جو محض ظاہری اطاعت سے پورا ہو جاتا ہے بلکہ وہ پاس و ادب، محبت اور تشکر و امتنان کا جذبہ بھی مطلوب ہے جس کے سرچشمے دل کی گہرائیوں سے پھوٹتے ہوں، اور جو رگ و ریشہ میں سرایت کر گیا ہو، اسی پُر محبت احترام اور احترام آمیز محبت کو قرآن تعزیر و توقیر کے لفظ سے ادا کیا ہے:۔

وتعزروہ وتوقروہ (سورۃ فتح ۔۹)

ترجمہ: اس کی مدد کرو اور اس کو بزرگ سمجھو۔

اس کی تابندہ اور روشن مثالیں غزوۂ رجیع کے موقع پر حضرت خبیبؓ بن عدیؓ اور زید ابن الدثنہؓ کے واقعہ غزوۂ احد کے موقع پر ابو دجانہؓ اور حضرت طلحہؓ کے طرز عمل، غزوۂ احد میں بنی دینار کی مسلمان خاتون کے جواب، صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کرامؓ کی والہانہ محبت اور ادب و احترام میں دیکھی جا سکتی ہیں جن کی بنا پر ابو سفیان (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کی زبان سے بے ساختہ نکلا کہ ''میں نے کسی کو کسی سے اس طرح محبت کرتے ہوئے نہیں دیکھا، جس طرح محمدؐ کے ساتھی محمدؐ سے محبت کرتے ہیں'' اور قریش کے قاصد عروہ بن مسعود ثقفی نے کہا کہ ''قسم بخدا میں نے کسریٰ اور قیصر کے دربار بھی دیکھے ہیں، میں نے کسی بادشاہ کی ایسی عزت ہوتے ہوئے نہیں دیکھی جس طرح محمدؐ کے ساتھی محمدؐ کی عزت کرتے ہیں۔''

(پورے واقعات سیرت کی کتابوں میں ملاحظہ فرمائے جائیں۔ زید ابن الدثنہ کو جب قتل گاہ میں لے جایا جا رہا تھا تو ابو سفیان نے ان سے کہا کیا تم پسند کرو گے کہ محمدؐ تمہاری جگہ پر ہوں اور تم اپنے گھر میں مامون و محفوظ ہو؟ حضرت زید نے کہا۔ خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی منظور نہیں کہ محمدؐ جہاں ہیں وہیں ان کے کوئی کانٹا بھی چبھے اور میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھا ہوں۔ (سیرت ابن ہشام ۲ صفحہ ۱۷۲) بنی دینار

بنی دینار کی ایک مسلمان خاتون کے شوہر بھائی اور باپ غزوۂ احد میں کام آئے، جب ان کو اس حادثہ کی اطلاع دی گئی تو ان کی زبان سے بے اختیار نکلا کہ یہ بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ الحمد للہ آپؐ خیریت سے ہیں، انہوں نے کہا کہ مجھے دیدار کرا دو، جب ان کی نظر چہرۂ مبارک پر پڑی تو بول اٹھیں ''آپؐ کے ہوتے ہوئے ہر مصیبت ہیچ ہے۔'' (ابن ہشام)

ابو دجانہؓ نے اپنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ڈھال بنا دیا۔ (بخاری)

حضرت ابو طلحہؓ نے اپنے ہاتھ کو سپر بنا دیا یہاں تک کہ وہ حرکت و استعمال کے قابل نہیں رہا)

(الاصابہ)

اس عشق رسول سے ان علمائے راسخین، مصلحین و مجددین زعماء و قائدین کو بہرۂ وافر ملا، جنہوں نے دین کی حقیقی روح کو اپنے اندر جذب کر لیا تھا اور جن کے مقدر میں دین و ملت کے احیاء و تجدید کا اہم کارنامہ انجام دینا تھا۔ اس پاک محبت کے بغیر جو شرعی احکام و آداب کے تابع و اسوۂ صحابہؓ کے اتباع و تقلید کے ساتھ ہو اسوۂ رسولؐ کی کامل پیروی و اتباع، جادۂ شریعت پر استواری، نفس کا دیانتدارانہ محاسبہ اور عُسر و یُسر اور طبیعت کی آمادگی و گرانی (منشط و مکرہ) میں خدا اور رسول کی فرمانبرداری ممکن نہیں۔ یہی (کثیر النوع) انفسیاتی امراض کا علاج تزکیۂ نفس اور اصلاح اخلاق کا مؤثر ذریعہ ہے، محبت کی ایک لہر خس و خاشاک کو بہالے جاتی ہے اور رگ و ریشہ اور جسم و جان میں اس طرح دوڑ جاتی ہے اور جذب ہو جاتی ہے، ع

شاخ گل میں جس طرح باد سحر گاہی کا نم۔

مسلمان جو کبھی خدا اور رسول کے عشق کی بدولت شعلہ جوالہ تھے اس کے بغیر چوب خشک اور سرد خاکستر ہوئے ہیں ؎

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے۔

مسلماں نہیں خاک کا ڈھیر ہے۔

(۷) اس دین کی ایک خصوصیت اسکی کاملیت اور دوام ہے، کیونکہ یہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ عقائد و شریعت اور دنیا میں جن چیزوں پر سعادت اور آخرت میں نجات کا دارو مدار ہے انکی مکمل تعلیم دی جا چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما ہ (سورۃ الاحزاب ۔۴۰)

ترجمہ: محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں، بلکہ خدا کے پیغمبر اور خاتم النبیین ہیں، خدا ہر چیز سے واقف ہے۔

اور قرآن نے عربی مبین میں صاف صاف کہہ دیا کہ یہ دین اپنے کمال، انسانی ضرورتوں اور تقاضوں کی ایک تکمیل اور بقائے دوام کی صلاحیت کی آخری منزل پر پہنچ چکا اور فرما دیا گیا:۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناہ

(سورۃ المائدہ ۔۳)

ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے

لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

یہ آیت عرفات کے دن حجۃ الوداع کے موقع پر سنہ ۱۰ھ میں نازل ہوئی۔ بعض ذہین یہودی علماء جو قدیم مذاہب کی تاریخ سے واقف تھے بھانپ گئے کہ یہ وہ اعزاز ہے جو تنہا مسلمانوں کو بخشا گیا ہے اور یہ اسلام کا طرۂ امتیاز ہے، جس میں کوئی مذہب وملت شریک نہیں، انہوں نے امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت کی تلاوت کرتے ہیں جو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس روز عید مناتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا انقطاع واختتام انسانیت کا اعزاز اور اس کے ساتھ رحمت وشفقت کا نتیجہ تھا، اور اس کا اعلان تھا کہ اب انسانیت سن بلوغ اور پختگی وکمال کے مرحلہ کو پہنچ گئی اور اپنے اس تنگ دائرہ سے نکل چکی ہے۔ جس میں وہ صدیوں تک رہی تھی، اب وہ علم وتمدن، باہمی تعارف عالمی وحدت اور تسخیر کائنات کے مرحلہ میں داخل ہو رہی ہے اور اس کی امید پیدا ہوگئی ہے کہ وہ طبقاتی رکاوٹوں۔ جغرافی تقسیم اور علیحدگی پسندی کے رجحانات پر قابو حاصل کر لے گی، قوم ووطن کے بجائے اب وہ کائنات، وسیع انسانیت۔ عالمگیری ہدایت اور مشترک علم وفن کے مفہوم سے آشنا ہو رہی تھی، اور زندگی کے میدان میں طبعی قوتوں، قدرتی وسائل، عقل مومن وقلب سلیم اور مشترک جدوجہد سے کام لینے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔

زمانہ قدیم میں اس حقیقت کے گنجلک ہونے، حق وباطل کی آمیزش اور کثرت سے ایسی دعوتوں کے وقتاً فوقتاً ظہور کی وجہ سے جو آسمان کے ساتھ تعلق خاص اور آسمانی تعلیمات کے براہ راست حاصل کرنے کے غلط طریقہ پر مدعی تھیں لوگوں کو ایمان لانے کی دعوت دیتیں اور اسی بنیاد پر ان کو مومن وکافر کے طبقوں میں بانٹتی تھیں۔ سابقہ امتوں اور قوموں کو بڑے مصائب اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یہودی اور مسیحی دنیا میں ایسے مدعیان نبوت کا پیدا ہونا ایک فیشن بن گیا، اور وہ وقت کا ایک اہم مسئلہ بن گئے۔ جس نے ذہنی اور دینی توانائیوں کو کوئی اور مفید کام کرنے کے بجائے اس مسئلہ کے حل کرنے میں مشغول کر لیا۔ یہودی اور مسیحی معاشرے میں انتشار، افراتفری اور نفسیاتی وعقلی کشمکش پیدا کر دی۔

سلسلۂ نبوت کے خاتمہ سے انسانی صلاحیتیں اور قوتیں اس خطرہ سے محفوظ ہوگئیں کہ تھوڑے تھوڑے وقفہ اور تھوڑی تھوڑی دور کے فاصلہ پر ایک نئے نبی یا دعوت کا ظہور اور دینی معاشرہ سارے مسائل سے صرف نظر کر کے اس کی حقیقت معلوم کرنے اور اس کی تصدیق وتکذیب کا فیصلہ کرنے میں لگ جائے اس طرح محدود انسانی قوت کو اس روز روز کی مشغولیت اور آزمائش سے بچا لیا گیا اور بجائے اس کے کہ نسل انسانی نئی وحی وہدایات کیلئے، بار بار آسمان کی طرف نگاہ اٹھا اور نئی اور مستقل رہنمائی کی طالب ومنتظر رہے اس کو اپنی خداداد صلاحیتوں اور طاقتوں کے استعمال کے لئے کائنات اور اس زمین پر توجہ کرنے کی دعوت دی گئی اور اس طرح فکری انتشار، ذہنی کشمکش اور وحدت اجتماعی کے پارہ پارہ ہونے سے وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگئی۔

اس عقیدہ ہی کی بنیاد پر یہ امت خطرناک سازشوں کا مقابلہ کر سکی اور دین وعقائد کی وحدت ایک روحانی مرکز، ایک عالمی ثقافت اور علمی سرچشمہ اور ایک قطعی تشخص ہے۔ جس سے اس کا گہرا اور قوی ربط ہے۔ اس کی بنیاد پر ہر زمانہ میں مسلمانوں میں اجتماعیت اور اتحاد قائم ہو سکتا ہے، اس سے ذمہ داری کا قوی احساس ابھرتا ہے اور معاشرہ میں اس سے فساد کے ازالہ، حق وانصاف کے قیام، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور دین خالص کی دعوت کا کام لیا جا سکتا ہے امت کو اب نہ کسی نئے نبی کی بعثت کی ضرورت ہے اور نہ کسی ایسے امام معصوم کے ظہور کی جو انبیائے کرام کے کام کو (جسے خاکم بدہن وہ مکمل نہ کر سکے) کی تکمیل کرے اور نہ اسلامی نشأۃ ثانیہ اور جدید دینی تحریک کے لئے کسی پُراسرار دعوت یا شخصیت پر اعتماد کی ضرورت ہے جو عقل کے احاطہ میں نہ آئے۔ اور حقائق ظاہری سے بالاتر ہو اور جس سے مفاد پرست، طالع آزما اور سیاسی اغراض کی تکمیل کے خواہشمند فائدہ اٹھا لیں۔

ذالک من فضل اللّٰہ علینا وعلی الناس ولٰکن اکثر الناس لا یشکرون ۰

(۸) اس دین کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ اپنی اصل حقیقت، زندگی اور تر وتازگی کے ساتھ باقی ہے۔ اس کی کتاب محفوظ اور ہر دور میں قابل فہم ہے اس کی حامل امت عام گمراہی اور جہالت اور اس اجتماعی انحراف، فریب خوردگی اور کسی سازش کا شکار ہو جانے سے محفوظ ہے جس میں بہت سے مذاہب اور ملتیں اپنے تاریخ کے کسی دور میں اور پیروان مسیحیت بالکل ابتدا ہی میں مبتلا ہوگئے تھے قرآن کا یہ اعجاز اور منجانب اللہ ہونے کی دلیل ہے کہ اس نے قرآن مجید کی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی سورۃ (فاتحہ) میں عیسائیوں کو ولا الضالین کے لقب سے ممیز ومشخص کیا اس لفظ اور وصف کے (جو یہودیوں کے وصف المغضوب علیھم سے مختلف ہے) کی تحسین کا راز وہی سمجھ سکتا ہے جو مسیحیت کی تاریخ اور اس کے نشوونما وارتقاء کے مراحل سے بخوبی واقف ہے۔

مسیحیت بالکل ابتدائی مرحلہ میں (جس کو طفولیت کہنا بجا ہوگا) اس جادۂ حق سے ہٹ گئی، جس پر حضرت مسیح علیہ السلام اس کو چھوڑ کر گئے تھے۔ اور بالکل ایک دوسری سمت کی طرف اس کا قافلہ رواں دواں ہوگیا۔ اس سلسلہ میں صرف ایک شہادت کافی ہے۔ ایک مسیحی فاضل

باقی آئندہ

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے عملی تعاون کی اپیل

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں مسلمانوں کی علمی و روحانی حیثیت کی بحالی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' پاکستان کے درج ذیل عظیم منصوبوں میں عملی حصہ لے کر اس خطہ مقدسہ کو دوبارہ علمی و روحانی گہوارہ بنائیے۔

- لاکھوں قرآن مجید کی اشاعت اور گھر گھر فراہمی۔
- ہزاروں طلباء کو پاکستان لاکر علم دین کے زیور سے آراستہ کر کے علماء و راسخین بنانا تاکہ وہ ان ریاستوں میں علمی مراکز قائم کر کے لوگوں کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔
- علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کو پاکستان کے دینی مراکز میں تربیت دینا تاکہ دینی تعلیم کا ابتدائی کام شروع کیا جائے۔
- زیادہ سے زیادہ تبلیغی جماعتوں کو ان ریاستوں میں بھیجنا تاکہ لوگوں کو نماز' روزہ اور علوم دین کے ضروری احکام سے آگاہ کر سکیں۔
- بڑے بڑے دینی مدارس اور چھوٹے چھوٹے قرآن مجید کے مکاتب اور جگہ جگہ مساجد قائم کرنا تاکہ یہ خطہ دوبارہ اپنی علمی بلندی تک پہنچ سکے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مندرجہ بالا منصوبے آپ کی توجہ اور تعاون سے پورے ہو سکتے ہیں۔ اشاعت قرآن مہم کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان پروگراموں کو کامیاب بنائیں تاکہ یہ مراکز باطل فرقوں خصوصا" قادیانیوں کی شرانگیزیوں اور ارتداد کے فتنے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اپنی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدھم ——— امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی زید مجدھم ——— نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب زید مجدھم ——— جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

مصورِ پاکستان علامہ اقبال کا انتباہ

مصورِ پاکستان علامہ اقبال نے فرمایا

قادیانی بیک وقت اسلام اور وطن کے غدار ہیں

مصور پاکستان کا یہ فرمان ملک و ملت کیلئے ایک بہت بڑا انتباہ تھا چنانچہ کھلی آنکھوں نظر آتا ہے کہ اس ملک و ملت کے غدار اور تخریب کار ٹولے نے کس طرح اسلام اور وطن کی جڑیں کھوکھلی کرنا اپنا اولین مشن بنالیا اور عیاری ومکاری سے ملک کے اہم ترین عہدوں پر فائز ہو کر ملک و ملت کو قادیانیت کے جال میں پھنسانے کی کوشش کررہے ہیں کہ آج تقریباً پینتالیس سال کی طویل مدت میں بھی پاکستان اپنی مذہبی اور سیاسی ساکھ قائم نہ کرسکا' اس سازشی ٹولے کی ریشہ دوانیوں نے پاکستان کو ساری دنیا کی نگاہ میں ذلیل کیا' اب نئے انتخابات سر پر ہیں' اس سازشی قادیانی ٹولہ کے افراد مختلف سیاسی' پارٹیوں کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنے کی کوشش کریں گے' لہٰذا تمام امت مسلمہ سے گزارش ہے کہ اس سازشی ٹولے کے خلاف متحد ہو کر کڑی نظر رکھیں کہ کوئی قادیانی تو کسی سیٹ پر الیکشن نہیں لڑ رہا اسکی فوری اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے مرکزی دفتر کو دیں اور اس کے خلاف بھرپور کوشش کریں گے اور یہ عہد کرلیں کہ کسی قادیانی کو کسی سیٹ پر کامیاب نہیں ہونے دیں گے

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

ضلع جھنگ مورخہ ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ العزیز

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب
بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے
زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہو سکیں کانفرنس اتحاد امت کا
مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے
شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمتہ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:
(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن (صاحب) جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸